مدرسۃ المدینہ و دیگر دینی اداروں کے ناظمین کے لئے ایک رہنما تالیف

ناظِم کی ذِمّے داریاں

صفحات: 60

حصہ اوّل



پہلے دن کی بات اور ملاقات یاد رہتی ہے	5	ادارے کی ترقی میں ناظم صاحب کا کردار	33
بچوں کی خود اعتمادی کیسے بڑھائیں؟	22	ایمرجنسی حالات کو کنٹرول کرنے کا طریقہ	39
ناظم کو شخصیت ساز ہونا چاہیے	27	کامیابی کے متفرق اصول	52

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ناظِم کی ذِمّے داریاں

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رَحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مَرضی ہے کہ کم پڑھے یا زیادہ۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِدارے کی کامیابی کا اِنحصار:

کسی بھی اِدارے کی کامیابی کا اِنحصار اُس اِدارے کے سربراہ پر ہوتا ہے۔ اگر سربراہ اُس اِدارے سے مخلص ہوتا ہے اور اِدارے کی ترقی کے لئے بھرپور کوشش کرنے والا اور ترقی کی راہیں نکالنے والا ہوتا ہے تو یقیناً تھوڑے ہی عرصے میں دیکھتے ہی دیکھتے وہ اِدارہ نمایاں کارکردگی والے اِداروں میں نظر آنے لگتا ہے۔ جب تک اِدارے کا سربراہ اچھے اَنداز سے اپنے اِدارے کے تمام تر مُعاملات کو نہیں دیکھے گا اُس وقت تک وہ اِدارہ ترقی نہیں کر سکتا بلکہ بعض اوقات تو اِدارے کے سربراہ کی بے توجہی، لاپرواہی اور غفلت کی وجہ سے اِدارہ ہی بند ہو جاتا ہے یا جن مَقاصد کے لیے وہ اِدارہ بنایا جاتا ہے وہ مَقاصد کَما حَقُّہٗ پورے نہیں ہوتے یا جن نتائج کی اُمید اُس

1 .....ابن ماجه، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ١/ ٤٩٠، حدیث: ٩٠٧۔

اِدارے سے ہوتی ہے وہ پوری نہیں ہوتی بلکہ اُس اِدارے میں کام کرنے والے صرف اور صرف اپنی نوکریاں کرتے ہوئے بس آ جا رہے ہوتے ہیں۔ پھر بات جب وَقف کے اِداروں کی ہو اور قرآنِ کریم کی تعلیم عام کرنے والے اِدارے کی ہو تو اس کی اَہمیت و افادیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے کہ اس اِدارے کو چلانے والے کو کیسا ہونا چاہیے؟ کیونکہ دِینی اِداروں میں پڑھانے والے اور دِیگر اِسٹاف کو عوامی چندے سے تنخواہیں دی جاتی ہیں لہٰذا دِینی اِدارے کے سربراہ یعنی ناظم کو ہر ہر مُعاملے میں محتاط اور حساس ہونا چاہیے کہ اِدارے کی کوئی چیز ضائع نہ ہو۔ وَقف کی چیزوں کا دُرُست اِستعمال ہوتا ہو اس کو دیکھنا، بجلی کا کہیں اِسراف تو نہیں ہو رہا اس کو دیکھنا اور مدرسے میں پڑھانے والوں کو دیکھنا وغیرہ وغیرہ۔ عاشقانِ رَسُول کی دِینی تحریک دعوتِ اسلامی کے کثیر مدارس بنام ”مدرسۃ المدینہ“ قرآنِ کریم کی تعلیم عام کرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔ اِن مدارس کے نظام کو بحسن و خوبی چلانے کے لئے ہر تین یا اس سے زائد کلاسوں پر ایک ناظم مقرر کیا گیا ہے جو مدرسۃ المدینہ کے سارے نظام کو دیکھنے کا ذِمّہ دار ہے۔

منتظمین کے پیشِ نظر رہنے والے چند اُمور:

ضَرورت اِس بات کی تھی کہ مدرسۃ المدینہ کے ناظم کے پاس ایک کتاب کی صورت میں رہنما تحریر ہو جس کی روشنی میں ناظم صاحب اپنے مدرسۃ المدینہ کے تمام تر مُعاملات کو چلا سکیں مثلاً کلاس کے جائزہ کے ذَریعے تعلیم کیسے بہتر کی جائے؟ سرپرستوں سے ملاقات کا اَنداز کیسا ہو؟ مدرسین کی کس اَنداز سے حوصلہ افزائی کی

www.dawateislami.net

جائے؟ اپنے مدرسے کے ڈِسپلن کو کیسے بہتر کیا جائے؟ اپنے مدرسے کو کیسے خود کفیل کیا جائے؟ مدرسے کے بچوں کی تعلیمی اور اَخلاقی تَربیت کیسے کی جائے؟ لوگوں کا مدرسۃ المدینہ کی طرف رُجوع کیسے ہو؟ وغیرہ وغیرہ۔ اِن تمام مَقاصد کے پیشِ نظر یہ کتاب تحریر کی گئی ہے۔ یوں تو یہ کتاب مدرسۃ المدینہ کے ایک ناظم صاحب کے لئے تحریر کی گئی ہے مگر اِس کتاب سے دعوتِ اسلامی کے دِیگر شعبہ جات کے ناظمین مثلاً جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ آن لائن اور دِیگر دِینی جامعات و دارُ العلوم کے منتظمین اور سکول کالج کے پرنسپلز بھی اِستفادہ کر سکتے ہیں۔

پہلے کے اور اب کے زمانے میں فرق:

پہلے کے کٹھن دور میں لوگ عِلم حاصِل کرنے کے لئے سفر کرتے تھے جبکہ سفر اونٹ، گھوڑے پر یا پیدل کیا جاتا تھا اور منزل تک پہنچنے میں کئی روز اور کبھی کئی ماہ بھی صَرف ہو جاتے تھے، کچھ سیکھنے کی خاطِر راستے میں آنے والی ہر تکلیف کو وہ خندہ پیشانی سے بَرداشت کر لیتے۔ مگر افسوس! آج جب سفر کرنا نہایت ہی آسان ہو چکا ہے اور مہینوں کا سفر دِنوں میں اور دِنوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہو جاتا ہے، پھر بھی اِس آسانی سے فائدہ اُٹھانے کے لئے کوئی تیّار نہیں۔ پہلے کے دور میں عِلمِ دِین سیکھنے سکھانے کا جذبہ ہوتا تھا۔ عُلَمائے کِرام کی صحبت میں رہنا اور دِینی کتب کا مُطالعہ کرنا مسلمانوں کے معمولات کا حصہ تھا۔ آہ! آج مسلمانوں کی اکثریت عِلمِ دِین کے شوق سے محروم ہے حتّٰی کہ فرض عُلُوم سیکھنے کی طرف بھی توجہ نہیں۔ پہلے کے دور میں والدین جہاں خود اپنی قبر و آخرت کو روشن کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے تھے وہاں اپنی اَولاد کی

www.dawateislami.net

فکرِ آخرت اور دِینی تعلیم وتربیت کا بھی خوب اِہتمام فرماتے مگر اب ایسا نازک دور آ گیا ہے کہ اکثر والِدَین ''شفقت نُما ہلاکت'' کے ذَرِیعے اپنے ہاتھوں اپنی اَولاد کو تباہی کے گڑھے میں جھونک رہے ہیں، یہاں تک کہ اگر بچّہ خود بھی سُدھرنا چاہے تب بھی اُس کی راہیں مَسدُود (یعنی بند) کر دی جاتی ہیں۔ دِین سے دوری کے اِن نامُساعد حالات میں جو والدین دِینی اِداروں کا رُخ کرتے ہیں کہ ہمارے بچے ناظرہ خواں یا حافظِ قرآن بننے کی سعادت حاصل کریں تو واقعی ان والدین کی دِین سے محبت قابلِ رَشک ہے۔

ناظم محبت بھرے اَنداز میں پیش آئے:

ناظم صاحب کو چاہیے کہ بچے اور بچے کے سرپرست کو ایسے محبت بھرے اَنداز میں ڈیل کریں کہ بچہ اور اس کے سرپرست نہ صرف عاشقانِ رَسُول کی دِینی تحریک دعوتِ اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہوں بلکہ بچہ ناظرہ مکمل کرنے کے بعد حافظِ قرآن، پھر جامعۃ المدینہ میں دَرسِ نظامی، پھر مفتی کورس کرنے کے بعد مبلغِ دعوتِ اسلامی بنے اور اس کا ایسا جذبہ ہو کہ ملک وبیرون ملک کہیں بھی دعوتِ اسلامی کے کسی بھی شعبے میں دِینی خدمات سر انجام دینے کے لیے ہر وقت تیار رہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اِنتظام چلنے والے مدارسُ المدینہ کی ایسی مدنی بہاریں موجود ہیں کہ سرپرست نے اپنے بچوں کو ناظرہ یا حفظ کرانے کے لیے مدرسۃ المدینہ میں داخل کروایا تھا، مدرسۃ المدینہ کے ناظمین و مدرسین نے بچوں کی ایسی دِینی تربیت کی کہ کئی بچے ناظرہ و حفظ مکمل کرنے کے بعد عالم و مفتی بن کر دِینِ متین کی خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ اِس کے بَرعکس بعض اوقات ناظمین کی اِس طرف توجہ نہیں ہوتی

www.dawateislami.net

بالخصوص اُن مدارس میں جہاں داخلے زیادہ ہوتے ہیں اور بالعموم داخلے کے سیزن میں تو تقریباً ہر مدرسۃ المدینہ کے دفتر میں سرپرستوں کا ہجوم دِکھائی دیتا ہے۔ ایسے موقع پر بعض ناظمین مختصر بات کرکے داخلہ فارم سرپرست کو فِل کرکے لانے، یونیفارم اور مدرسے کی ٹائمنگ کے حوالے سے معلومات دے دیتے ہیں۔ اِس طرح بھی اگرچہ مدرسۃ المدینہ میں بچے کا داخلہ تو ہو جاتا ہے مگر سرپرست اور بچے کے اندر کافی عرصے تک کوئی خاص تبدیلی نظر نہیں آتی، کیونکہ ناظم صاحب نے مدرسۃ المدینہ اور دعوتِ اِسلامی کے حوالے سے ان سے کوئی خاص بات کی ہی نہیں ہوتی۔

پہلے دِن کی بات اور ملاقات یاد رہتی ہے:

کسی بھی اِدارے کی پہلے دِن کی باتیں عموماً سرپرست اور بچوں دونوں کو یاد رہتی ہیں اور ان باتوں پر وہ کسی حد تک عمل بھی کرتے ہیں۔ مدرسۃ المدینہ کے ناظم کی کیسی ہی مصروفیت کیوں نہ ہو کوشش فرما کر ہر آنے والے بچے اور سرپرست سے پہلے دِن اچھے اَنداز سے گفتگو فرمائیں تو بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ مثلاً پہلے سرپرست سے اِس اَنداز سے گفتگو فرمائیں:

ناظم صاحب: مَرحبا آپ ہمارے مدرسۃ المدینہ میں تشریف لائے، کیسے آنا ہوا؟

سرپرست: اپنے بچے کو آپ کے مدرسے میں حفظ کروانا ہے۔

ناظم صاحب: مَاشَآءَ اللہ، آپ بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ پاک نے آپ کو یہ توفیق دی ہے کہ آپ اپنے بچے کو حفظ کروانے کے لیے لائے ہیں۔ بہت بڑی سعادت کی بات ہے، ایسے والدین کا آخرت میں بہت بلند مقام و مَرتبہ ہے جیسا کہ

رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص قرآنِ کریم پڑھے اور پھر اس کے اَحکام سیکھے نیز اس پر عمل بھی کرے تو اللہ پاک اس کے والدین کو نور کا تاج پہنائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہو گی۔[1]

سرپرست: اچھا! یہ تو واقعی بہت بڑی سعادت ہے، اِس کی چھوٹی بہن بھی ہے اُس کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ میں داخل کرواؤں گا۔ یہاں قریب آپ کا کوئی بچیوں کا مدرسہ بھی ہے؟

ناظم صاحب: جی ہاں! قریب ہی "مدرسۃ المدینہ گرلز" بھی ہے۔ آپ کل اپنی بچی کو گھر کی کسی اسلامی بہن کے ساتھ بھیج دیجئے گا۔ دعوتِ اسلامی میں تو بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کے بھی مدارس لگتے ہیں۔ آپ کے گھر کے قریب کوئی نہ کوئی اسلامی بھائی فجر یا عشا کی نماز کے بعد پڑھاتے ہوں گے آپ بھی وہاں داخلہ لے لیجیے بلکہ گھر کے دِیگر بڑے اَفراد کو بھی اِسلامی بھائیوں کے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں داخل کروایئے، ہو سکے تو اپنے گھر کی بڑی اسلامی بہنوں کو بھی اسلامی بہنوں کے مدرسۃ المدینہ (بالغات) میں داخل کروا دیجیے۔ اگر آپ کے گھر کے قریب اسلامی بھائیوں یا اسلامی بہنوں کے مدرسۃ المدینہ نہ ہوں یا ملازمت یا کسی اور مصروفیت کی وجہ سے ٹائم نہ ہو تو 24 گھنٹے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اِنتظام "فیضان آن لائن اکیڈمی" میں قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ اور دِیگر فَرائض عُلُوم پڑھانے کی سہولت موجود ہے۔ اِس کے ذَریعے بھی آپ قرآنِ کریم پڑھ سکتے ہیں۔

---

1 .....ابو داود، کتاب الوتر، باب فی ثواب قراءۃ القرآن، ۲/ ۱۰۰، حدیث: ۱۴۵۳۔

www.dawateislami.net

سرپرست: قاری صاحب! کیا سب گھر والوں کے لئے قرآن پڑھنا ضَروری ہے؟ ہم نے تو بچپن میں پڑھ لیا تھا۔

ناظم صاحب: عموماً بچپن میں مَساجد یا گھروں میں جو قرآنِ پاک پڑھایا جاتا ہے وہ دُرُست مخارج سے نہیں پڑھایا جاتا۔ اسلامی بھائیوں کے مدرسۃ المدینہ اور ”فیضان آن لائن اکیڈمی“ میں دُرُست مخارج سے قرآنِ کریم پڑھایا جاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بِلاشُبہ اتنی تجوید جس سے تصحیحِ حروف ہو (یعنی قواعدِ تجوید کے مُطابق حروف کو دُرُست مخارج سے ادا کر سکے) اور غَلَط خوانی (یعنی غَلَط پڑھنے) سے بچے کہ فرضِ عین ہے۔[1] لہٰذا قرآنِ کریم کو دُرُست مخارج کی اَدائیگی سے پڑھنا اور غَلَط پڑھنے سے بچنا فرضِ عین ہے۔ دُرُست مخارج و اَدائیگی سے پڑھنے کے لیے باقاعدہ کسی قاری صاحب سے پڑھنا ضَروری ہوتا ہے۔

سرپرست: اچھا مجھے تو آج پتہ چلا کہ قرآنِ پاک تلفظ سے پڑھنا اتنا ضَروری ہے۔ میں آج ہی گھر جا کر مشورہ کرتا ہوں ہم سب گھر والے دُرُست تلفظ سے ہی قرآنِ پاک پڑھیں گے۔

ناظم صاحب: نیک نمازی بننے کے لئے ہر جمعرات کو اپنے علاقے میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجتماع میں رضائے اِلٰہی کے لئے اپنے بچے کے ہمراہ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ شرکت فرمایئے۔ سنتوں کی تربیت کے مدنی

---

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ۶/۳۴۳۔

www.dawateislami.net

قافلے بھی ہر ماہ راہِ خدا میں سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی اپنے بچے کے ساتھ تین دِن کے مدنی قافلے میں سفر کیجئے۔ روزانہ "نیک اَعمال" کے رِسالے کا جائزہ لے کر ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے علاقے کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنائیے۔ آپ کا بچہ بھی مَاشَآءَ اللہ سعادت مند ہے کہ اسے اللہ پاک کا کلام حفظ کرنے کی سعادت ملے گی۔ قرآنِ پاک پڑھنے اور اسے یاد کرنے والے بچوں اور ان کے والدین کی بڑی شان ہے، ترغیب کے لیے تین اَحادیثِ مُبارکہ پیشِ خدمت ہیں:

قرآنِ پاک پڑھنے اور اسے یاد کرنے کی فضیلت:

(1) جس شخص نے اپنے بیٹے کو قرآنِ پاک دیکھ کر پڑھنا سکھایا، اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے اپنے بچے کو بغیر دیکھے پڑھنا سکھایا تو اللہ پاک اُس کے باپ کو چودھویں رات کے چاند کی مانند اُٹھائے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا: پڑھ پھر جب بھی وہ ایک آیت پڑھے گا اللہ پاک اس کے باپ کا ایک دَرجہ بلند فرمادے گا یہاں تک کہ وہ پورا قرآنِ پاک ختم کرلے۔[1]

(2) جس شخص نے دُنیا میں اپنے بچے کو قرآنِ پاک پڑھنا سکھایا تو بروزِ قیامت جنَّت میں اس شخص کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی بِنا پر اہلِ جنَّت جان لیں گے کہ اس شخص نے دُنیا میں اپنے بیٹے کو قرآنِ پاک کی تعلیم دِلوائی تھی۔[2]

(3) اللہ پاک زمین والوں پر عذاب کرنے کا اِرادہ فرماتا ہے لیکن جب بچوں کو

---

1 .....معجم اوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۱/۵۲۴، حدیث: ۱۹۳۵۔

2 .....معجم اوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۱/۴۰، حدیث: ۹۶۔

www.dawateislami.net

قرآنِ پاک پڑھتے سنتا ہے تو عذاب کو روک لیتا ہے۔[1]

اِس طرح تَرغیب دِلانے سے اُمید ہے کہ نہ صرف سرپرست کا نیک بننے کا ذہن بنے گا بلکہ اُس کا بچہ بھی قرآنِ پاک پڑھنے کی فضیلت سُن کر مزید جذبے و شوق سے مدرسے میں پڑھنے آئے گا۔ جہاں مدارسُ المدینہ میں داخلے زیادہ ہوتے ہیں وہاں اِسی اَنداز سے اِجتماعی طور پر سرپرستوں اور بچوں سے بات کی جاسکتی ہے۔ ناظم صاحب کو چاہیے کہ اپنے دفتر میں نیک اَعمال کے چند رَسائل رکھ لیں اور داخلے کے لیے آنے والے سرپرستوں اور بچوں کو پیش کرتے رہیں اِس سے بھی شروع ہی سے نیک بننے کا ذہن بنے گا۔

مدرسۃ المدینہ میں آنے والے بچوں کا دِل کیسے لگے؟

مدرسۃ المدینہ میں داخلے کے لیے آنے والے بچوں کا مختلف گھرانوں سے تعلق ہوتا ہے اور ہر گھر میں دِینی ماحول ہو یہ ضَروری نہیں، جس کی وجہ سے نیا داخل ہونے والا بچہ کچھ گھبراہٹ کا شکار ہوتا ہے۔ اگر اِبتدائی دِنوں میں ناظم صاحب نے توجہ نہ دی تو ہو سکتا ہے کہ بچہ گھر جا کر اِس طرح کہے کہ میرا دِل مدرسے میں نہیں لگتا، جس کی وجہ سے ہو سکتا ہے بعض سرپرست اپنے بچے کو مدرسے سے واپس لے جائیں۔

ناظم صاحب بالخصوص داخلے کے سیزن میں روزانہ یا دوسرے تیسرے دِن ناظرہ کی کلاس میں جا کر کچھ دیر کے لئے بچوں کا حلقہ لگائیں اور نئے آنے والے ایک ایک بچے سے مخاطب ہو کر کچھ اِس اَنداز سے گفتگو فرمائیں مثلاً ❁ کاشف بھائی! آپ

---

1 ..... دارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فی تعاھد القرآن، ۲/ ۵۳۰، حدیث: ۳۳۴۵۔

www.dawateislami.net

کیسے ہیں؟ ❁ آپ کا دِل مدرسۃ المدینہ میں لگ گیا ہے؟ ❁ سبق کیسا چل رہا ہے؟ ❁ 313 بار دُرُود شریف پڑھنا شروع کر دیا ہے؟ ❁ گھر والوں کو آتے جاتے سلام کرتے ہیں؟ ❁ والد صاحب کے ساتھ گزشتہ جمعرات کو اِجتماع میں شرکت کی؟ وغیرہ وغیرہ۔ اگر جوابات مثبت ہیں تو حوصلہ افزائی کیجئے اور اگر نفی میں ہوں تو اچھے اَنداز سے دوبارہ اِن کاموں کی تَرغیب دِلایئے، اِنْ شَآءَ اللہ بہت فائدہ ہو گا۔

مدرسۃ المدینہ کے ناظمین ہر نئے آنے والے بچے کو پہلے دو سے تین ہفتے تک وَقتاً فوقتاً ناظرہ کے دَرجے میں جا کر یا اِجتماعی طور پر دُعائے مدینہ میں پوچھ گچھ اور حوصلہ افزائی کرتے رہیں گے تو نئے بچوں کا مدرسۃ المدینہ میں دِل لگ جائے گا اور اس کی مزید بہاریں بھی آئیں گی۔ مدرسۃ المدینہ میں نئے داخلے کس اَنداز سے آتے ہیں اِس کی ایک بہار پیشِ خدمت ہے:

ایک ہی گلی سے 11 بچے مدرسۃ المدینہ میں داخل ہو گئے:

صوبہ پنجاب پاکستان کے مشہور شہر لاہور کے ایک مدرسۃ المدینہ الفاروق مسجد میں ایک بچہ قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے داخل ہوا، مدرسۃ المدینہ کا ماحول اسے اتنا پسند آیا کہ اُس بچے نے اپنی گلی کے دِیگر بچوں پر بھی اِنفرادی کوشش شروع کر دی، دیکھتے ہی دیکھتے کچھ دِنوں میں اُس گلی کے 11 بچے مدرسۃ المدینہ میں داخل ہو گئے، صبح مدرسۃ المدینہ کو جاتے ہوئے اور پھر چھٹی کے وقت واپس گھر آتے ہوئے بچوں کا گلی میں ایک پُرکشش منظر ہوتا تھا کہ چھوٹے چھوٹے بچے اپنے سروں پر عمامے شریف کا تاج سجائے، پُرنور چہرہ چمکائے مدرسۃ المدینہ کو آ جا رہے ہیں۔

www.dawateislami.net

جب سرپرست مطمئن ہوں، بچے روزانہ خوشی خوشی مدرسے آتے ہوں تو بعض اوقات اُس مدرسۃ المدینہ کی کارکردگی بھی حیرت انگیز ہوتی ہے۔ ایک مدرسۃ المدینہ کی انوکھی کارکردگی پیشِ خدمت ہے:

ایک ہی گھر میں پانچ حافظِ قرآن:

جب ناظم صاحب ایک ایک سرپرست پر اِنفرادی کوشش کرنے والے ہوں، ایک ایک بچے کی نفسیات دیکھتے ہوئے اپنے مدرسے کے تمام بچوں کی اَخلاقی و تعلیمی کارکردگی کو آگے بڑھانے میں مصروف ہوں تو کبھی کبھار حیرت انگیز نتائج بھی سامنے آتے ہیں جیسا کہ پنجاب پاکستان کے مشہور شہر لاہور کے ایک مدرسۃ المدینہ مغلپورہ میں ایک بچہ حفظ کرنے کے لیے آیا، مدرسۃ المدینہ کے ماحول سے اس بچے کے والد صاحب اتنا متأثر ہوئے کہ انہوں نے داڑھی شریف سجالی اور نماز روزے کے پابند ہونے کے ساتھ ساتھ یکِ بعد دِیگرے ان کے چار بچوں نے اسی مدرسۃ المدینہ میں حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی بلکہ ان چار بھائیوں کی ایک بہن تھی اس نے بھی "مدرسۃ المدینہ گرلز" دعوتِ اسلامی سے قرآنِ پاک حفظ کرنے کی سعادت حاصل کرلی۔ یوں اب ایک گھر میں پانچ حافظِ قرآن ہیں اور وہ باپ بھی کتنا خوش نصیب ہے جس کے پانچ بچے حافظ اور سب کے سب نماز روزے کے پابند ہوں۔

ناظم صاحب ہر بچے اور اس کے سرپرست کو نیکی کی دعوت دیتے رہیں اور موقع کی مناسبت سے اِنفرادی کوشش بھی کرتے رہیں، آپ کی تھوڑی سی کوشش کسی کی نسلوں کو سنوار سکتی ہے اور بعض اوقات ذرا سی غفلت، تھوڑی سی بے رُخی

کسی کو دِین سے دور بھی کر سکتی ہے لہٰذا جہاں جہاں موقع ملے اِنفرادی یا اِجتماعی طور پر بچوں کو دعوتِ اسلامی کے دِینی کاموں کی تَرغیب دِلاتے رہیں۔

مختلف اِداروں میں صبح کام کی اِبتدا مختلف اَنداز میں ہوتی ہے۔ سکول، کالج اور دِینی اِداروں میں عموماً تلاوت و نعت کے بعد ہی پڑھنے پڑھانے کا آغاز کیا جاتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بھی صبح مدرسۃ المدینہ کا آغاز دُعائے مدینہ سے ہی ہوتا ہے۔ دُعائے مدینہ میں تلاوت، نعت اور پھر امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو کلاموں: ”اللہ مجھے حافظِ قرآن بنا دے“ اور ”عطا کر دو مدینے کی اِجازت یَارَسُوْلَ اللہ“ کے منتخب اَشعار پڑھے جاتے ہیں اور آخر میں دُرود و سلام پر دُعائے مدینہ کا اِختتام ہوتا ہے۔ دُعائے مدینہ کا جو منظر ہوتا ہے وہ قابلِ دِید ہوتا ہے، بعض بچے تو رو رو کر دُعائے مدینہ کے اَشعار پڑھتے ہیں اور ویسے بھی صبح کا وقت ہوتا ہے اور مدرسۃ المدینہ میں پڑھنے والے بچوں اور بچیوں کی اکثریت نابالغ ہوتی ہے اور مدرسۃ المدینہ شارٹ ٹائم میں تو بہت چھوٹے بچے ہوتے ہیں۔ جب سب بچے مل کر اِن اَشعار کو ترنم سے پڑھتے ہیں تو ایک رِقت بھرا ماحول بن جاتا ہے۔ ناظم صاحب کو چاہیے کہ ہفتے میں دو یا تین بار دُعائے مدینہ کے بعد مختلف عنوانات پر بچوں کی تعلیمی و اَخلاقی تربیت کرتے رہیں کہ اس کا بہت فائدہ ہو گا کیونکہ جب لوہا گرم ہو تو اِنفرادی کوشش کے ذَرِیعے اُس پر مدنی چوٹ لگا کر اُسے مدنی سانچے میں ڈَھالا جاسکتا ہے۔

www.dawateislami.net

مدرسۃُ المدینہ میں پڑھی جانے والی دُعائے مدینہ (اسمبلی)

تلاوتِ قرآنِ پاک:

مُناجات (حفظ وناظرہ کے بچوں / بچیوں کے لیے):

اللہ! مجھے حافِظِ قُراٰن بنا دے
قُراٰن کے اَحکام پہ بھی مجھ کو چلا دے
ہو جایا کرے یاد سَبَق جلد اِلٰہی!
مولیٰ تُو مِرا حافِظہ مضبوط بنا دے
سُستی ہو مِری دور اُٹھوں جلد سَویرے
تُو مدرَسے میں دِل مِرا اللہ! لگا دے
فِلموں سے ڈِراموں سے دے نفرت تُو اِلٰہی
بس شوق مجھے نعت و تِلاوت کا خُدا دے
میں ساتھ جماعت کے پڑھوں ساری نَمازیں
اللہ! عبادت میں مِرے دِل کو لگا دے
پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سَدا میں
اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے
میں جھوٹ نہ بُولوں کبھی گالی نہ نِکالوں
اللہ مَرض سے تُو گناہوں کے شِفا دے
اُستاد ہوں، ماں باپ ہوں، عطّارؔ بھی ہو ساتھ
یُوں حج کو چلیں اور مدینہ بھی دِکھا دے

بارگاہِ رِسالت میں اِستغاثہ:

عطا کر دو مدینے کی اِجازت یَارَسُوْلَ الله
کروں میں سبز گنبد کی زیارت یَارَسُوْلَ الله
صَحابہ کا گدا ہوں اور اہلِ بیت کا خادِم
یہ سب ہے آپ ہی کی تو عنایت یَارَسُوْلَ الله
میں ہوں سُنّی رہوں سُنّی مَروں سُنّی مدینے میں
بقیعِ پاک میں بن جائے تُربَت یَارَسُوْلَ الله
شہا! عطّارؔ پر ہر آن رَحمت کی نظر رکھنا
کرے دِن رات یہ سنّت کی خدمت یَارَسُوْلَ الله

صلوٰۃ وسلام:

مصطفٰی جانِ رَحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
غوثِ اعظم اِمامُ التُّقٰی وَالنُّقٰی
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفٰی جانِ رَحمت پہ لاکھوں سلام

اِختتامی دُعا:

یہ آیتِ مُبارکہ پڑھیے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ [1] سب دُرُود شریف پڑھ لیں تو پھر پڑھئے: ﴿سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۲﴾﴾ [2]

نعرے:

ہر صحابیِ نبی — جنتی جنتی
چار یارانِ نبی — جنتی جنتی
صِدّیق و عمر — جنتی جنتی
عثمانِ غنی — جنتی جنتی
فاطمہ اور علی — جنتی جنتی
حسن اور حسین بھی — جنتی جنتی
ہر زوجۂ نبی — جنتی جنتی

جنتی جنتی جنتی جنتی

مدارسُ المدینہ کی بڑھتی ہوئی تعداد میں دُعائے مدینہ کا کِردار:

اگر یوں کہا جائے تو غَلَط نہ ہو گا کہ دعوتِ اسلامی کے کثیر مدارسُ المدینہ جو دعوتِ اسلامی کو وَقف ہوئے ہیں ان میں مدرسۃُ المدینہ کی دُعائے مدینہ کا بھی بہت بڑا کِردار ہے۔ اکثر ایسا ہوتا رہا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران شخصیات کو مدارسُ المدینہ کا وزٹ کرواتے، کئی شخصیات دُعائے مدینہ کے رِقت انگیز ماحول دیکھتیں تو اپنے آنسوؤں کو روک نہ پاتیں اور بعد میں ان کے جذبات اِس طرح کے

---

1 .....پ۲۲، الاحزاب: ۵۶۔ 2 .....پ۲۳، الصفت: ۱۸۰ تا ۱۸۲۔

www.dawateislami.net

ہوتے کہ فلاں جگہ میں نے مدرسہ تعمیر کیا ہے اس مدرسہ کو میں دعوتِ اسلامی کے لیے وَقف کرتا ہوں۔ فلاں جگہ میرا پلاٹ ہے میں وہاں دعوتِ اسلامی کو مدرسہ بنا کر دوں گا۔ اِسی طرح کئی مَساجد کی کمیٹیوں نے جب مدرسۃ المدینہ کا وزٹ کیا اور ان کو مدرسۃ المدینہ کی دُعائے مدینہ دِکھائی تو وہ متأثر ہوئے اور ان کی زبان پر یہ اَلفاظ تھے کہ ”ہمارے ہاں جو مدرسہ ہے ہم وہاں بھی اِس طرح کا ماحول دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہمارے ہاں جو مدرسہ چل رہا ہے وہاں کس طرح یہ اَنداز ہو سکتا ہے؟“ انہیں بتایا جاتا ہے کہ اِس کے لیے آپ مدرسہ دعوتِ اسلامی کے سپرد کر دیجیے، تو وہ خوشی خوشی اپنا مدرسہ دعوتِ اسلامی کے سپرد کر دیتے تھے۔ اِس طرح کے مدارس میں عموماً ایک ہی کلاس ہوتی، جیسے ہی وہ مدرسہ دعوتِ اسلامی کے سپرد ہوتا تو دیکھتے ہی دیکھتے بچوں کی تعداد میں غیر معمولی اِضافہ ہونا شروع ہو جاتا اور چند ماہ میں ہی چار سے چھ کلاسز بن جاتیں اور بعض مدارس میں آٹھ تا 10 کلاسز بھی بن جاتی تھیں۔ یقیناً دُعائے مدینہ کا رِقّت بھرا ماحول بنانے میں ناظم صاحب کا بہت بڑا کِردار ہوتا ہے۔

دُعائے مدینہ میں بچوں کی مختلف عنوانات پر تربیت:

یاد رکھیے! اِدارے اور تنظیمیں ہمیشہ تحریک دینے سے چلتی ہیں لہٰذا ناظم صاحب کو اپنے اِسٹاف اور پڑھنے والے بچوں کو ہفتہ وار، 15 دِن بعد، ماہانہ، سہ ماہی، ششماہی اور بعض مُعاملات میں سالانہ جذبہ پیدا کرنا ہوتا ہے۔ وگرنہ اِداروں اور تنظیموں کو کمزور ہوتے بلکہ ختم ہوتے دیر نہیں لگتی۔ ناظم صاحب کو چاہیے کہ مختلف عنوانات کے تحت بچوں اور قاری صاحبان کو وَقتاً فوقتاً دُعائے مدینہ میں جذبہ دیتے رہیں تاکہ بچے

www.dawateislami.net

اور قاری صاحبان روزانہ نئے جذبے کے ساتھ مدرسۃ المدینہ میں آئیں، مثلاً بچوں میں باجماعت نماز ادا کرنے کا جذبہ پیدا کرنا ہے تو امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف "فیضانِ نماز" سے چند حکایات اور جماعت کے فضائل بیان کر کے بچوں کو باجماعت نماز پڑھنے کی تَرغیب دِلائیں۔ کلاسز کا آپس میں مقابلے کا ذہن دے کر ساتھ ہی ایک ہفتے کا ہدف بھی دے دیں کہ جس کلاس کے بچے ایک ہفتے تک سب سے زیادہ نمازیں باجماعت پڑھ کر آئیں گے اُس کلاس کے قاری صاحب اور بچوں کو دُعائے مدینہ میں مکتبۃ المدینہ کی فُلاں کتاب یا رِسالہ تحفہ میں ملے گا، اب دیکھتے ہیں کہ کون سی کلاس تحفہ حاصل کرتی ہے۔ ناظم صاحب روزانہ ایک ہفتے تک باجماعت نماز پڑھنے والے بچوں کی کارکردگی لیتے رہیں۔ روزانہ جس کلاس کے بچے زیادہ باجماعت نماز پڑھ کر آئے ہوں ان بچوں کی اور ان کے قاری صاحب کی بھی حوصلہ افزائی کرتے رہیں۔ جب ہفتہ پورا ہو جائے تو باقاعدہ اِہتمام کے ساتھ قاری صاحب اوراس کلاس کے بچوں کو مقررہ تحفہ پیش کر دیں۔ اُسی دِن یا چند دِن گزرنے کے بعد اگلے موضوع کا اِعلان کر دیں کہ فُلاں دِن سے سلام عام کرنے کا موضوع شروع ہو گا۔ اس میں کون سی کلاس پہلا نمبر حاصل کرے گی؟ جس تاریخ سے اِعلان ہو اُس تاریخ سے سلام کے عنوان پر مکتبۃ المدینہ کی کتاب "سنتیں اور آداب" سے ناظم صاحب سلام کی سنتیں اور آداب بیان کریں اور مندرجہ بالا طریقہ سے سلام کو عام کرنے کی تحریک کو بھرپور طریقے سے بچوں کے ذہن میں اُتار دیں۔ جس کلاس کا ہفتے کے بعد نمبر آئے اس کلاس کے

مُدَرِّس اور بچوں کو تحفہ پیش کریں اِنْ شَآءَ اللہ مدرسۃ المدینہ کا تعلیمی اور اَخلاقی معیار چند ہفتوں میں آپ خود ہی دیکھ لیں گے کہ کس طرح بلند ہوتا چلا جائے گا۔

ناظم صاحب مدرسین کو تمام سرگرمیوں میں شامل رکھیں:

یادرَکھیے! یہ اُسی وقت ہو گا جب ناظم صاحب، مدرسۃ المدینہ کے تمام مدرسین کو اِن تمام سرگرمیوں میں شامل رکھنے کے ساتھ ساتھ خود بھی پورے ذوق و شوق کے ساتھ شامل رہیں۔ بعض اوقات بڑے جوش و جذبے کے ساتھ کسی عنوان پر بات ہوتی ہے مگر بعد میں پوچھ گچھ کا کوئی نظام نہیں ہوتا اور نہ ہی مدرسین ان سرگرمیوں میں کوئی خاص دِلچسپی لے رہے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اِس طرح کی سرگرمیوں کا کوئی خاص نتیجہ نہیں نکلتا۔ ناظم صاحب کو چاہیے کہ وہ حکمتِ عملی اپناتے ہوئے مدرسۃ المدینہ کے سارے اِسٹاف کو اس عنوان کے تحت شامل رکھیں۔ کوئی بھی عنوان شروع کرنے سے پہلے مدرسین کو یہ سوچ دیں کہ بچے تر شاخ کی مانند ہوتے ہیں جس طرف چاہیں موڑ لیں۔ جب تک آپ کی توجہ نہیں ہو گی تو کوئی خاص فائدہ نہیں ہو گا لہٰذا اِس مُعاملے میں آپ کی دِلچسپی کا ہونا بہت ضَروری ہے، مثلاً باجماعت نماز کی تحریک چل رہی ہے تو اس ہفتے ہر مدرس بڑے اِہتمام اور پابندیٔ وقت کے ساتھ اپنے یہاں مدرسۃ المدینہ سے متّصل مسجد میں ظہر اور عصر کی نماز میں اپنی کلاس کے بچوں کے ساتھ پہنچ جائیں۔

اِسی طرح سلام کو عام کرنے کی تحریک چل رہی ہے تو مدرسین آپس میں نہایت ہی گرم جوشی کے ساتھ سلام و مُصافحہ کریں اور سلام کے پورے اَلفاظ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

www.dawateislami.net

وَرَحْمَۃُاللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ کہیں۔ مدرسین جب کلاس میں جائیں تو باقاعدہ مدرسین بھی بچوں کو اِس عنوان پر اُبھاریں کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہماری کلاس سلام عام کرنے میں پورے مدرسے میں پہلی پوزیشن حاصل کرے گی۔ یوں تمام قاری صاحبان کا جب ذہن بن جائے گا تو ایک ٹیم ورک کے ساتھ کام ہو گا تو بہت ہی اچھا رزلٹ ملے گا اور جس مقصد کے لیے جو کام ہو گا وہ مقصد بھی پورا ہو گا۔ اِن عنوانات میں جن کی بھی غیر معمولی کارکردگی ہو ان کو بھی مکتبۃ المدینہ کے رِسالے کا تحفہ لازمی دیا جائے وگرنہ آئندہ کے عنوان پر بچے غیر معمولی کارکردگی نہیں دِکھائیں گے۔ اِسی طرح موقع کی مناسبت سے جس چیز کی مدارس کے بچوں میں کمزوری پائی جارہی ہو یا سرپرستوں کی طرف سے مَسائل آرہے ہوں یا مدرسۃ المدینہ یا دعوتِ اسلامی کی طرف سے اس کام کی اَہمیت دِلانا مقصود ہو تو اُس عنوان پر مندرجہ بالا طریقے سے ہفتہ وار یا ماہانہ تحریک شروع کر دیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس کے کثیر فوائد ہوں گے۔

ناظم صاحب مندرجہ ذیل عنوانات پر ہفتہ وار تحریک شروع کر سکتے ہیں: (1) باجماعت نماز (2) سلام عام کریں (3) مسواک کی سنّت (4) غیبت حرام ہے (5) سنّت کی اَہمیت (6) فلموں ڈراموں سے نفرت (7) صفائی نصف اِیمان ہے (8) والدین کا اَدب (9) اَساتذہ کا اَدب (10) جھوٹ سے نفرت (11) گھر دَرس (12) چھٹیاں کنٹرول کرنا وغیرہ۔

اِدارے کی تعلیم کو بہتر کرنے میں ناظم صاحب کا کِردار:

مدارسُ المدینہ میں پڑھانے کی ذِمّہ داری اگرچہ مدرسین ہی کی ہوتی ہے مگر

www.dawateislami.net

ایک اچھا ناظم بعض اوقات مدرسین کے لیے بھی ایک راہ نما اور اُستاد کی حیثیت سے کام کر رہا ہوتا ہے۔ مدرس نے سبق کیسے سننا ہے؟ سبقی کیسے سننی ہے؟ بچوں کی منزل کو کیسے پکا رکھنا ہے؟ کچے پاروں کا کیسے جدول بنانا ہے؟ اس کی راہ نمائی کرنی ہے اور وقتاً فوقتاً اسے چیک بھی کرتے رہنا ہے کہ دیئے گئے جدول کے مُطابق مدرس عمل کر رہا ہے یا نہیں؟ عمل ہونے کی صورت میں حوصلہ افزائی اور عمل نہ ہونے کی صورت میں اچھے اَنداز سے تفہیم کرنا بھی ناظم صاحب کی ذِمّہ داری ہے۔

ناظم کلاس جائزہ کے ذَریعے تعلیم کیسے بہتر کرے؟

ناظم صاحب کے اَہم ترین کاموں میں سے ایک کام یہ بھی ہوتا ہے کہ ناظم صاحب نے روزانہ ترتیب وار ایک کلاس کا جائزہ کرنا ہوتا ہے جس کی ٹائمنگ 2 گھنٹے ہے، جس میں سے ڈیڑھ گھنٹہ باقاعدہ 6 بچوں کا کلاس جائزہ فارم پر ٹیسٹ لینا ہے۔ اِس ٹیسٹ میں بچے کے سبقی پارے میں سے بھی سوال کیا جائے گا۔ تازہ منزل میں سے بھی سوال کرنے ہوتے ہیں۔ (وہ پارے جو ابھی نئے منزل میں شامل ہوئے ہوں مثلاً اگر کسی بچے نے 10 پارے حفظ کیے ہوں اور ترتیب 30، 29، 28 ہو تو تازہ پارے جو منزل میں شامل ہوئے وہ 20، 21، 22 کہلائیں گے، اِن پاروں اور دِیگر پاروں میں سے اس بچے کا اِمتحان لیا جائے گا۔) اگر کسی بچے کی منزل کے پارے کچے ہوں تو ناظم صاحب اس بچے کے کچے پاروں کا شیڈول بنا کر قاری صاحب کو دیں اور آئندہ کے کلاس جائزہ میں اس کو چیک بھی کریں کہ آیا کچے پاروں کا شیڈول چل رہا ہے یا نہیں؟ کلاس جائزہ میں جن بچوں کی اَغلاط زیادہ ہوں مدرس کی توجہ ان بچوں کی اَغلاط کی طرف بھی کروائیں۔

www.dawateislami.net

مخارج کی دُرستی میں ناظم کا کِردار:

ناظم صاحب اپنا یہ ہدف بنالیں کہ میرے مدرسۃ المدینہ میں کوئی ایک بچہ بھی ایسا نہیں ہو گا جس کے مخارج کی اَغلاط ہوں اور وہ لحنِ جلی سے قرآنِ پاک پڑھتا ہو یعنی مخرج میں لحنِ جلی کرتا ہو۔ دَرجہ جائزہ میں اِمتحان لیتے ہوئے اور سبقی پارے کا اِمتحان لیتے ہوئے مخارج کی اَغلاط کو ناظم صاحب ہاتھوں ہاتھ مشق کروا کر دُرُست کروائیں، مثلاً کلاس جائزہ کے دَوران 6 بچوں کا اِمتحان لیا جس میں سے دو بچوں کے ایک یا دو اَلفاظ کے مخارج دُرُست نہیں، تو ناظم صاحب ان بچوں کو مخارج کی مشق کروا کر دُرُست کروائیں۔ اِسی طرح ناظرہ قرآن کی کلاس میں بھی ناظم صاحب مخارج کو خود فوکس کرکے ان کو دُرُست کروائیں۔ ناظرہ قرآن پڑھنے والے بچوں میں بھی جو ایک دو مخارج میں کمزور ہوں ناظم صاحب ان کے بھی مخارج دُرُست کروائیں اور کچھ مشق بھی کروائیں تاکہ مدرس کی توجہ بھی ہو اور مخارج دُرُست کرنے میں مدرس کی بے توجہی دور ہو۔ مُعاشرے میں کئی ایسے مکمل حافظِ قرآن نظر آتے ہیں جن کے مخارج کمزور ہوتے ہیں، یہاں تک کہ بعض تو سورۂ فاتحہ میں بھی لحنِ جلی کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسے بچوں پر مدارس میں ہی توجہ دی جائے تاکہ حفظ کے دَوران ہی ان کے مخارج پختہ ہو جائیں اور زندگی بھر لحنِ جلی و لحنِ خفی سے مُبَرّا قرآن پڑھنے والے بن جائیں۔

ناظم صاحب مدرسۃ المدینہ کی تعلیمی کمزوری کیسے دور کریں؟

ناظم صاحب کو ہر ہر بچے پر توجہ دینی ہے بالخصوص وہ بچے جو ذہنی طور پر قدرے کمزور ہوں یا جن کے اِمتحان میں نمبر کم آتے ہوں۔ ہر کلاس میں ایک دو بچے

www.dawateislami.net

اِس طرح کے ہوتے ہیں۔ ناظم صاحب ان کو خصوصی شفقت دیں اور ہفتہ وار ان کی تعلیمی کارکردگی کا جائزہ لے کر ان کو سبق، سبقی اور منزل اچھے اَنداز میں سنانے اور یاد کرنے کا ہدف دیں اور ان کا ٹیسٹ بھی لیں کہ اب ان کی کیا صورتِ حال ہے؟ کارکردگی بہتر ہونے پر خوب حوصلہ افزائی فرمائیں اور کمزوری ہونے کی صورت میں اچھے اَنداز میں تفہیم کریں اور آگے بڑھنے کے حوالے سے ذہن سازی کریں۔ اُمّید ہے کہ اگلے ہفتے اچھا رزلٹ ملے گا۔ اگر ناظم صاحب نے سبق، سبقی یا منزل یاد کرنے اور اَغلاط دور کرنے کا ہدف دینے کے بعد دوبارہ پوچھ گچھ نہیں کی تو آہستہ آہستہ یہ بچے پہلے کی طرح پھر سستی اور کمزوری دِکھائیں گے۔ اِسی طرح ہر بار کلاس کے مدرس سے بھی ان بچوں کی تعلیمی کیفیت کے بارے میں بات کریں کہ ان پر آپ خصوصی توجہ دیں گے تو یہ بچے آگے بڑھیں گے۔ ناظم صاحب سارے مدرسۃ المدینہ کے بچوں کے سامنے بھی ان کی اچھی کارکردگی بیان کریں اور خوب حوصلہ افزائی فرمائیں ہو سکے تو مکتبۃ المدینہ کا کوئی پاکٹ سائز رِسالہ تحفے میں بھی دے دیں۔

بچوں کی خود اِعتمادی کیسے بڑھائیں؟

ناظم صاحب کو چاہیے کہ اِجتماعی طور پر وَقتاً فوقتاً بچوں کے اندر خود اِعتمادی کو بڑھائیں اور اِس حوالے سے بچوں کی تربیت کرتے رہیں۔ بالخصوص وہ بچے جو تعلیمی حوالے سے کمزوری کا شکار ہوں ان کا اسپیشل حلقہ لگائیں اور ان کی اِس طرح ذہن سازی کریں مثلاً آپ حفظ کر سکتے ہیں، دُنیا میں کوئی کام مشکل نہیں۔ عمر میں آپ سے بہت چھوٹے چھوٹے بچوں نے ماضی میں مدارسُ المدینہ میں قرآنِ پاک حفظ کرنے

www.dawateislami.net

کی سعادت حاصل کی ہے۔ آپ بھی یقیناً حفظ کر سکتے ہیں، بس آپ کو کچھ محنت زیادہ کرنی ہو گی۔ قرآن یاد کرنا تو آسان ہے، اللہ پاک نے خود قرآنِ کریم میں اِرشاد فرمایا: ﴿وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝۱۷﴾[1] ترجمۂ کنزالایمان: ”اور بے شک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لئے آسان فرمادیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔“ آپ اپنے پڑھنے اور یاد کرنے کے اَنداز پر غور کریں کہ جب آپ گھر میں پڑھنے کے لئے بیٹھتے ہیں تو گھر کا ماحول سازگار ہوتا ہے اور یاد کرنے کا طریقہ دُرُست ہے؟ یکسوئی اور دِلجمعی کے ساتھ یاد کرتے ہیں؟ اتنی اونچی آواز سے پڑھتے ہیں کہ بآسانی آپ کی آواز کانوں تک پہنچتی ہو؟ جب تک مکمل سبق، سبقی اور منزل یاد نہ ہواُٹھتے تو نہیں؟ اِن تمام باتوں پر آپ غور کریں، اگر کہیں کمزوری ہو تو اسے دور کریں اِنْ شَآءَ اللہ آپ بھی ان بچوں کی لسٹ میں شامل ہو جائیں گے جن کی تعلیمی کارکردگی اچھی ہے، اِس وقت جو بچے آپ سے زیادہ نمبر لے رہے ہیں ہو سکتا ہے آپ اُن سے بھی آگے بڑھ جائیں۔ کئی بچوں کی یہ سوچ ہوتی ہے کہ جلدی حفظ کرنا، اِمتحان میں زیادہ نمبر لینا اور اَوّل، دُوُم اور سِوم پوزیشن حاصل کرنا یہ ہمارے بس کی بات نہیں، انہوں نے کبھی یہ سوچا ہی نہیں ہوتا کہ ہم بھی مدرسے میں کوئی نمایاں پوزیشن لے سکتے ہیں۔ یہ سوچ کر اپنی صَلاحیتوں کو ضائع کر دیتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے جس کی وجہ سے ان کی واقعی کبھی کوئی نمایاں پوزیشن نہیں آتی۔

ہمت کرے اِنسان تو کیا ہو نہیں سکتا
وہ کون سا عُقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا

---

1 .....پ۲۷، القمر: ۱۷۔

www.dawateislami.net

مدرسۃ المدینہ کے ہر ایک بچے کو عزت دیجئے:

قاری صاحبان جب بچوں کو پڑھاتے ہیں تو روزانہ بچوں کا سبق، سبقی اور منزل سنتے ہیں اور یقیناً سارے بچے طریقۂ کار کے مُطابق نہیں سناتے۔ کوئی سبق میں کمی کرتا ہے تو کوئی سبقی اور منزل میں اَغلاط کر رہا ہوتا ہے۔ ضَرورتاً قاری صاحبان بچوں کو تفہیم و تنبیہ کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ بچوں کی حوصلہ افزائی کا سلسلہ بھی چل رہا ہوتا ہے۔ لیکن ناظم صاحب کا سامنا ہر بچہ روزانہ نہیں کرتا اور نہ ہی ناظمین نے روزانہ مدرسۃ المدینہ کے تمام بچوں کا سبق، سبقی اور منزل سننی ہوتی ہے۔ جب کسی بچے کا مدنی قاعدہ ختم ہو گا یا پارہ ختم ہو گا یا پھر ناظم صاحب جب کلاس جائزہ لینے کے لیے کلاس میں جائیں گے تو بچوں کی کمزوریاں سامنے آتی ہیں اور بعض اوقات بچوں کی تفہیم اور تنبیہ بھی کرنی پڑتی ہے اور یہ نظام کا حصہ ہے۔ اگر اَنداز اچھا ہو گا جس سے بچوں کی عزتِ نفس مجروح نہ ہوتی ہو تو پھر نقصان نہیں ہوتا۔ بعض اوقات تفہیم کا اَنداز دُرُست نہ ہونے کی وجہ سے بچے مدرسہ چھوڑ جاتے ہیں اور اپنی تعلیم مکمل نہیں کر پاتے لہٰذا تعلیمی کمزوری ہو یا کوئی اور کمزوری بچوں کی عزتِ نفس کا خیال رکھتے ہوئے اچھے اَنداز میں تربیت کی جائے تاکہ اِصلاح بھی ہو جائے اور بچے دِینی تعلیم سے بھی محروم نہ ہوں۔ دِینی طلبا کی عزت و عظمت پر تین اَحادیثِ مُبارکہ ملاحظہ کیجیے:

دِینی طلبا کی عزت و عظمت پر تین اَحادیثِ مُبارکہ:

(1) جس نے کسی عالم کی تعظیم کی اُس نے 70 اَنبیا کی تعظیم کی اور جس نے کسی

www.dawateislami.net

طالبِ عِلم کو عزت دی اُس نے 70 شہیدوں کو عزت دی۔[1]

(2) جو شخص طلبِ عِلم میں سفر کرتا ہے فرشتے اپنے بازوؤں سے اُس پر سایہ کرتے ہیں اور مچھلیاں دَریا میں اور آسمان و زمین اُس کے حق میں دُعا کرتے ہیں۔[2]

(3) جو شخص طلبِ عِلم میں کوئی راہ چلے گا اللہ پاک اُس کے لئے جنَّت کی راہ آسان کرے گا اور جب کچھ لوگ اللہ پاک کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر کتابُ اللہ پڑھتے ہیں اور آپس میں دَرس دیتے (یعنی پڑھتے پڑھاتے) ہیں اُن پر سکینہ نازِل ہوتا ہے اور رَحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے اُن کو ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں اور اللہ پاک اپنے پاس والوں (یعنی فرشتوں) کے سامنے اُن کا ذِکر کرتے ہوئے اُن کی خوبی اور اپنی رضامندی اُن سے ظاہر فرماتا ہے۔[3]

مدرسۃ المدینہ کا ناظم بطورِ مدرس:

ناظم صاحب کی ویسے تو نظامت کے اِعتبار سے ہی ذِمَّہ داریاں ہوتی ہیں۔ مگر ناظم صاحب چاہیں تو مدرسۃ المدینہ کے ایک ایک بچے کی تعلیم میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ بالخصوص کلاس جائزہ کے دَوران، سبقی پارہ ٹیسٹ کے دَوران اور جب کوئی قاری صاحب کسی وجہ سے رُخصت پر ہوں تو باقاعدہ اُن کی کلاس میں تمام بچوں کا سبق سننا۔ اِسی طرح بھرپور اَنداز میں ٹیسٹ لینا اور مقررہ حلقے کے بچوں میں سے چند

---

1 .....مسند الفردوس، باب المیم، ۲/۲۹۵، حدیث: ۶۲۱۴۔

2 .....ابو داود، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، ۱/۴۴۴، حدیث: ۳۷۴۱۔

3 .....مسلم، کتاب الذکر و الدعاء، باب فضل الاجتماع... الخ، ص ۱۱۱۰، حدیث: ۶۸۵۳۔

ایک کی سبقی اور منزل ایسے سننا کہ کلاس کے بچوں کو یہ محسوس نہ ہو کہ آج ہمارے قاری صاحب نہیں ہیں جس کی وجہ سے ہماری پڑھائی کا حرج ہوا ہے۔ ناظم صاحب بچوں کو ایسا پڑھائیں کہ بچے ناظم صاحب کے پڑھانے کے اَنداز کو ہمیشہ یاد رَکھیں اور یہ تب ہو گا جب ناظم صاحب یہ سارے کام ذوق و شوق کے ساتھ کریں گے۔

مدرسۃ المدینہ کا ناظم بطورِ خیر خواہ:

مدرسۃ المدینہ میں پڑھنے والے بچے عموماً چھوٹی عمر کے ہوتے ہیں اور اِس عمر میں عموماً انہیں اپنے اچھے بُرے کا کوئی اِحساس نہیں ہوتا اور بات بات پر بچے گھر والوں کو مدرسہ چھوڑنے کی دھمکی دے رہے ہوتے ہیں، ایسی کیفیت میں ایک ایک بچے کی اُس کی نفسیات کے مُطابق ذہن سازی کر کے حفظ کی تکمیل کرانا یہ ایک بہت بڑا کام ہے جو ناظم صاحب نے کرنا ہوتا ہے۔ ہمارے اَسلاف کا اَنداز اِس مُعاملے میں قابلِ تقلید ہوتا تھا بالخصوص حافظِ ملّت حضرتِ علّامہ مولانا شاہ عبد العزیز مُحدِّث مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی شفقت بہت زیادہ تھی۔ حضور حافظِ ملت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ علمِ دِین کے طلبگاروں سے بے پناہ محبت فرمایا کرتے تھے، طلبہ کو کسی غلطی پر مدرسے سے نکال دینے کو سخت ناپسند کرتے اور فرماتے: مدرسے سے طلبہ کا اِخراج (یعنی نکال دینا) بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی باپ اپنے بیٹے کو عاق (علیٰحدہ) کر دے یا جسم کے کسی بیمار عضو کو کاٹ کر الگ کر دے۔ مزید فرماتے ہیں: اِنتظامی مَصالح (یعنی فوائد) کے پیشِ نظر اگرچہ یہ شَرعاً مُباح ہے، لیکن میں اسے بھی اَبغض مُباحات (یعنی جائز مُعاملات میں سخت

www.dawateislami.net

ناپسند باتوں) سے سمجھتا ہوں۔[1]

ناظم کو شخصیت ساز ہونا چاہیے:

مدرسۃ المدینہ بوائز میں پڑھنے والے بچے آٹھ گھنٹے اور مدرسۃ المدینہ رہائشی میں پڑھنے والے بچے تو 24 گھنٹے مدرسے میں ہی رہتے ہیں اور عموماً دو سال سے تین سال میں حفظ کرتے ہیں جبکہ بعض ذہین بچے 12 ماہ یا اِس سے بھی کم عرصے میں حفظ کر لیتے ہیں۔ ناظم صاحب کے لیے بچوں کے کِردار کی بہتری اور ان کی عملی زندگی پر مثبت اَنداز میں اچھے نقوش چھوڑنے کا کافی موقع ملتا ہے اور بعض ناظمین کا اِس حوالے سے بہت نمایاں کِردار رہا ہے۔ مثلاً ❁ مدرسۃ المدینہ سے حفظ مکمل کرنے کے بعد بچے کا جامعۃ المدینہ میں باقاعدہ داخلہ کروانا ❁ حفظ کر کے جانے والے بچے کی منزل کی دُہرائی کا اِہتمام کروانا ❁ اگر بچہ بالغ ہے تو نمازِ تَراویح سنانے کا اِنتظام کرنا ❁ عمر کم ہے تو نماز تَراویح کی سماعت کا اِنتظام کروانا ❁ جامعۃ المدینہ میں پڑھنے کے دَوران وَقتاً فوقتاً معلومات لیتے رہنا کہ بچہ کس کیفیت میں چل رہا ہے؟ ❁ جامعۃ المدینہ میں پڑھنے کے دَوران تنظیمی ذِمّہ داران سے رابطہ کر کے تنظیمی ذِمّہ داری دِلوانا اور جامعۃ المدینہ سے فراغت کے بعد تخصص فی الفقہ یا تخصص فی الحدیث کی ترغیب دِلانا یا پھر جامعۃ المدینہ میں تَدریس پر لگوانا ❁ اگر کسی وجہ سے جامعۃ المدینہ میں پڑھانے کی ترکیب نہ بنے تو تجوید و قراءت کورس یا مدرس کورس کروا کر خدمتِ قرآن کا ذہن دے کر مدرسۃ المدینہ بوائز یا اسلامی بھائیوں کے شعبے میں تقرری کروانا، تاکہ بچہ عملی زندگی میں نفس

---

1 ..... حیاتِ حافظ ملت، ص ۱۸۱۔

www.dawateislami.net

و شیطان کے حملوں سے بچ کر اپنے دِینی اور دُنیوی مُعاملات چلا سکے۔ پھر سابقہ حفاظ کا بھرپور سالانہ سنتوں بھرا اِجتماع کیا جائے اور تمام سابقہ حفاظ کو اس میں شرکت کی دعوت دی جائے۔ اِس کے علاوہ وقتاً فوقتاً سابقہ حفاظ کو اِنفرادی طور پر مدرسۃ المدینہ میں بلا کر اُن کے حالات کا جائزہ لیجئے۔ اگر کہیں کمزوری ہو تو اِصلاح کے اِقدامات کیجئے۔ اِس حوالے سے بھی ہمارے اَسلاف کا کیا خوب اَنداز ہوا کرتا تھا چنانچہ

حافظِ ملّت شخصیت ساز تھے:

حافظِ ملّت حضرتِ علّامہ مولانا شاہ عبد العزیز مُحدِّث مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بھی ایک مدرسے میں ناظم کی حیثیت سے کام کیا ہے۔ اپنے مدرسے میں نظامت کے علاوہ طلبا کی نجی زندگی میں بھی مثبت کِردار ادا کر کے طلبا کی آنے والی مشکلات و مَسائل کو حل کرتے تھے جو کہ ہر ناظم کے لیے قابلِ تقلید ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ایک شفیق اور مہربان باپ کی طرح طلبا کی ضَروریات اور تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ ان کی شخصیت کو بھی نکھارا کرتے تھے۔ چنانچہ رَئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اُستاد شاگرد کا تعلق عام طور پر حلقۂ دَرس تک محدود ہوتا ہے، لیکن اپنے تلامذہ کے ساتھ حافظِ ملت کے تعلقات کا دائرہ اتنا وَسیع ہے کہ پوری دَرسگاہ اس کے ایک گوشے میں سما جائے، یہ انہیں کے قلب و نظر کی بے اِنتہا وُسعت اور انہیں کے جگر کا بے پایاں حوصلہ تھا کہ اپنے حلقۂ دَرس میں داخل ہونے والے طالبِ علم کی بے شمار ذِمّہ داریاں وہ اپنے سر لیتے تھے، طالبِ علم دَرس گاہ میں بیٹھے تو کتاب پڑھائیں، باہر رہے تو اَخلاق و کِردار کی نگرانی کریں، مجلس خاص میں

www.dawateislami.net

شریک ہو تو ایک عالمِ دِین کے محاسن اور اَوصاف سے روشناس فرمائیں، بیمار پڑے تو نقوش و تعویذات سے اُس کا علاج کریں، تنگدستی کا شکار ہو جائے تو مالی کفالت فرمائیں، پڑھ کر فارغ ہو تو ملازمت دِلوائیں اور ملازمت کے دَوران کوئی مشکل پیش آئے تو اس کی بھی عُقدہ کشائی فرمائیں۔ طالبعلم کی نجی زندگی، شادی بیاہ، دُکھ سُکھ سے لے کر خاندان تک کے مَسائل حل کرنے میں توجہ فرمائیں۔ طالبِ عِلم زیرِ دَرس رہے یا فارغ ہو کر چلا جائے ایک باپ کی طرح ہر حال میں سرپرست اور کفیل رہیں۔ یہی وہ جوہرِ منفرد ہے جس نے حافظِ ملت کو اپنے اَقران و مُعاصرین کے دَرمیان ایک معمارِ زندگی کی حیثیت سے ممتاز اور نمایاں کر دیا ہے۔[1]

ہر بچہ مبلغ کیسے بنے؟

مدارسُ المدینہ کے نظام کے تحت ہر بدھ کو چھٹی سے 41 منٹ قبل مدرسۃ المدینہ سطح پر بچوں کا سنتوں بھرا اِجتماع ہوتا ہے۔ اِس اِجتماع میں بچے ہی تلاوت، نعت اور بیان کرتے ہیں۔ ناظم صاحب کی ذِمّہ داری ہے کہ ہر ہفتہ وار اِجتماع کا اچھے اَنداز میں جائزہ لیں کہ یہ اِجتماع طریقۂ کار کے مُطابق ہو رہا ہے یا نہیں؟ کیونکہ اِس اِجتماع میں تلاوت، نعت، بیان اور دُعا کرنے سے بچوں کی صَلاحیتیں نکھر کر سامنے آتی ہیں۔ اِس طرح بچے اچھے قاری، نعت خواں اور مبلغ بنتے ہیں۔ یہ تب ہو گا جب ہر بدھ کو تلاوت، نعت، بیان اور دُعا کرنے والے بچے نئے ہوں۔ ہر ہفتہ وار اِجتماع کرنے کی ذِمّہ داری مدرسۃ المدینہ کی کسی ایک کلاس کی ہو۔ جب تمام کلاسز کا ایک ایک بار اِجتماع ہو جائے تو

---

1 ..... حافظ ملت نمبر، ص ۱۲۴۔

www.dawateislami.net

جن کلاسز کی اِجتماع کرنے کے حوالے سے کارکردگی اچھی رہی ان کلاسز کے جن بچوں نے ہفتہ وار اِجتماع کرنے میں حصہ لیا اُن بچوں اور کلاسز کے قاری صاحبان کو تحائف دیئے جائیں تاکہ مدرسین اور بچوں کی بھرپور توجہ رہے۔ کلاس میں ہفتہ وار اِجتماع کا باقاعدہ شیڈول بنایا جائے جس کے مُطابق ہر بچے کی اپنی مقررہ تاریخ پر تلاوت، نعت، بیان اور دُعا کی باری آئے۔ ایک ماہ کا پیشگی شیڈول بنا کر مدرسۃ المدینہ میں آویزاں کر دیا جائے۔ جس بچے کی تلاوت، نعت، بیان اور دُعا کروانے کی باری ہو اُسے باقاعدہ تیاری کروائی جائے تاکہ مدرسۃ المدینہ کا ہفتہ وار اِجتماع اچھے اَنداز میں ہو سکے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ سابقہ اَدوار میں ہمارے سامنے کئی ایسی مثالیں موجود ہیں کہ جب بچے مدرسۃ المدینہ میں پڑھتے تھے تو وہاں کے ناظمین بچوں سے بیان وغیرہ کرواتے تھے تو جب وہ بچے بڑے ہوئے تو ایک اچھے مبلغ بن کر دِینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں۔ ناظم صاحب کا یہ ہدف ہے کہ مدرسۃ المدینہ کے ہر ہر بچے کی کارکردگی کا جائزہ لیں کہ کون سا بچہ کس کیفیت میں چل رہا ہے؟ اگر بچہ حفظ کرنے آیا ہے تو حفظ مکمل کرنے سے پہلے پہلے بچہ ایک اچھا قاری، نعت خواں اور مبلغ بن چکا ہو۔ دَرجہ جائزہ کے دَوران بھی وَقتاً فوقتاً اِس حوالے سے جائزہ لیتے رہنے سے کئی بچے نکھر کر سامنے آئیں گے جو اِنْ شَآءَ اللّٰہ مستقبل میں اچھے مبلغ ہوں گے۔

مدرسۃ المدینہ کی پہلی شاخ کب اور کہاں بنی؟

اَلْحَمْدُلِلّٰہ مدرسۃ المدینہ کا شعبہ بہت عظیم اور قدیم ہے، اِس کی پہلی شاخ کا قیام 8 دسمبر 1990 کو کراچی کے علاقے سبز مارکیٹ (شومارکیٹ گارڈن) سے ہوا، جس

www.dawateislami.net

کا اِفتتاح شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے گیارہویں شریف کی رات 11 بج کر 12 منٹ پر شاہِ خیر الانام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ والا پر دُرُود و سلام کے نذرانے پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ یوں مدرسۃ المدینہ کی پہلی شاخ کا قیام عمل میں آیا۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تربیت کے طفیل بچوں کی اَخلاقی تربیت، مدرسۃ المدینہ کا ڈسپلن، چھوٹے چھوٹے بچوں کے سروں پر عماموں کے تاج، سب بچوں کا سفید لباس، صبح مدرسے آتے ہوئے اور پھر چھٹی کے بعد گھر جاتے ہوئے بچوں کے ڈسپلن کا دِلکش نظارہ، مدرسۃ المدینہ سے واپس گھر جا کر بچوں کا سنتوں اور آداب پر عمل کرنا لوگوں کو کچھ ایسا پسند آیا کہ دیکھتے ہی دیکھتے مدرسۃ المدینہ مزید کھولنے کی ڈیمانڈ بڑھنے لگی۔ پہلے کراچی میں دِیگر شاخوں کا قیام ہوا پھر پاکستان بھر کے چھوٹے بڑے شہروں سے ڈیمانڈ بڑھنے لگی۔

مدارسُ المدینہ اور اِن میں پڑھنے والے طلبا و طالبات کی تعداد:

دعوتِ اسلامی کا جیسے جیسے دِینی کام بڑھتا گیا ویسے ویسے مدارسُ المدینہ کا سلسلہ نہ صرف پاکستان میں بڑھتا رہا بلکہ پاکستان کے علاوہ دِیگر کئی ممالک مثلاً ہند، یو کے، ساؤتھ افریقہ، اَمریکہ اور بنگلہ دیش وغیرہ میں بھی مدارسُ المدینہ بوائز، مدارسُ المدینہ گرلز، مدارسُ المدینہ شارٹ ٹائم قائم ہو چکے ہیں۔ تا دَمِ تحریر ملک و بیرونِ ملک 5173 مدارسُ المدینہ چل رہے ہیں، اِن میں پڑھنے والے بچے / بچیوں کی تعداد 235364 ہو چکی ہے۔ اِن مدارس سے فارغ ہونے والے حفاظ کی تعداد 92047 ہے

www.dawateislami.net

اور ناظرہ مکمل کرنے والوں کی تعداد 294307 ہیں۔ مجموعی طور پر حفظ و ناظرہ مکمل کرنے والے بچے اور بچیوں کی تعداد 386354 ہے۔ اِن بچوں اور بچیوں کا تعلق کسی نہ کسی مدرسۃ المدینہ سے ہی ہے۔ اِس وقت یہ حفاظ اور ناظرہ خواں کس کیفیت میں کیا کر رہے ہیں؟ اَخلاقی کیفیت کیسی ہے؟ منزل کی کیا کیفیت ہے؟ ہر سال نمازِ تَراویح میں قرآن سنانے کی سعادت مل رہی ہے یا نہیں؟ روزانہ تلاوتِ قرآن کا معمول ہے یا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ مندرجہ بالا کاموں کا جائزہ لینے اور جہاں کمزوری ہو وہاں مجموعی اور ضَرورتاً اِنفرادی تَرغیب دِلانے کے لیے مجلس مدرسۃ المدینہ نے "سالانہ حفاظ اِجتماع" کرنے کا طے کیا ہے۔

سالانہ حفاظ اِجتماع کا اِنعقاد:

سال میں ایک بار رَجب یا شعبان میں اپنے مدرسۃ المدینہ سے حفظ و ناظرہ مکمل کر کے جانے والوں کو ایک بار جمع کیا جائے۔ تقریباً 2 گھنٹے کا سنتوں بھرا اِجتماع رکھا جائے، جس میں اچھے مبلغِ دعوتِ اسلامی کا بیان کروایا جائے۔ ضَرورتاً ناظم صاحب خود بھی بیان فرمائیں۔ قبر و آخرت کی تیاری کا ذہن دیا جائے۔ آخر میں چند ایسے حفاظ جو مدرسۃ المدینہ میں ناظم، مدرس، جامعۃ المدینہ میں ناظم، مدرس یا دعوتِ اسلامی کے کسی بھی شعبے میں بڑی ذِمّہ داری پر ہوں وہ اپنے اُس مدرسے کے بارے میں اچھے خیالات کا اِظہار کریں۔ اِسی طرح مدرسۃ المدینہ سے فارغ ہونے والے حفاظ جو دِینی و دُنیوی طور پر ملک و قوم کی خدمت کر رہے ہوں ان کے بارے میں بھی بتایا جائے بلکہ سب کے سامنے اُن کے مثبت جذبات کا اِظہار بھی کیا جائے۔ بالخصوص جو دِینی

www.dawateislami.net

خدمت کے لیے بیرونِ ملک گئے ہوں اُن کی کارکردگی بیان کر کے سب سابقہ حفاظ کو کسی نہ کسی اَنداز میں دِینی خدمت کا ذہن دیا جائے۔ ناظم صاحب کوشش کریں کہ اپنے مدرسۃ المدینہ کے تمام حفاظ اور ناظرہ خواں کی حاضری کو 100 فیصد یقینی بنائیں۔ اِس سلسلے میں اپنے مدرسۃ المدینہ کے سابقہ ناظمین و مدرسین کی بھی مدد لینی پڑے تو لیں لیکن حاضری کو 100 فیصد یقینی بنائیں۔ ممکنہ صورت میں لنگرِ رَضویہ کا اِنتظام بھی کیا جائے۔

دَرسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ دِلوانا:

ناظم صاحب کی ذِمَّہ داریوں میں سے ایک اَہم ذِمَّہ داری یہ بھی ہے کہ سال بھر دَرسِ نظامی (عالم کورس) کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِدارے جامعۃ المدینہ میں پڑھنے کے لیے بچوں کی ذہن سازی کرتے رہیں۔ جامعۃ المدینہ میں داخلے کے سیزن میں اپنے مدرسے کے تمام حفاظ طلبا پر اِنفرادی کوشش کر کے جامعۃ المدینہ میں داخلہ کروائیں بلکہ ممکنہ صورت میں خود قریبی جامعۃ المدینہ میں جا کر داخلہ کروائیں۔ وہاں کے ناظم صاحب سے اپنے مدرسے سے داخل ہونے والے بچوں کے حوالے سے بعد میں بھی رابطے میں رہیں۔

اِدارے کی ترقی میں ناظم صاحب کا کِردار:

مدارسُ المدینہ کے نظام کے تحت جس اِدارے میں تین کلاسز ہوں وہاں ناظم کی تقرری ہوتی ہے اور ناظم کا کام پڑھانا نہیں بلکہ مدرسۃ المدینہ کے سارے نظام کو چلانا ہوتا ہے۔ بعض اوقات ناظم کو جتنی کلاسز دی جاتی ہیں کافی عرصہ گزر جانے کے

www.dawateislami.net

بعد بھی وہ اتنی ہی رہتی ہیں، ان کلاسز میں کوئی اِضافہ نہیں ہوتا جبکہ بعض ناظمین ایسے بھی ہوتے ہیں جو چند سالوں میں اپنے اِدارے کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتے ہیں۔ مدرسۃ المدینہ میں موجودہ اور سابقہ اَدوار میں اِس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ جن میں ہر سال ایک نئی کلاس کا اِضافہ ہوا۔ پہلے ایک ناظم تھے اور پھر جب کلاسز کی تعداد آٹھ ہو جاتی ہے تو دوسرے ناظم کا بھی تقرر ہو جاتا ہے۔ یوں کام بھی تقسیم ہو جاتا ہے اور اِس سے مدارس میں حفاظ اور ناظرہ خواں بھی زیادہ بننے لگتے ہیں۔ اِسی طرح بہت سارے مدارسُ المدینہ میں شارٹ ٹائم کلاسز کی بھی بہت ترکیب ہوتی ہے جن میں بچے صبح 8 تا 11 اور شام 2 تا 4 ناظرہ قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ کثیر مدارسُ المدینہ ایسے بھی ہیں جن میں بچے پہلے ٹائم اگر سکول پڑھتے ہیں تو سیکنڈ ٹائم مدرسۃ المدینہ میں ناظرہ پڑھنے آتے ہیں اور اگر سیکنڈ ٹائم سکول پڑھتے ہیں تو فرسٹ ٹائم مدرسۃ المدینہ میں ناظرہ پڑھنے آتے ہیں۔ کئی مدارسُ المدینہ میں فجر، مغرب اور عشا کی نماز کے بعد مدرسۃ المدینہ کے اَطراف میں رہنے والے بڑی عمر کے اَفراد آکر ناظرہ قرآنِ پاک پڑھ رہے ہیں۔ ناظم صاحب اپنے اِدارے کو ایسا بنائیں کہ ہر عمر کے اَفراد آکر قرآنِ پاک کی تعلیم سے مستفید ہو سکیں۔

مدرسۃ المدینہ کا بورڈ آویزاں ہونا چاہیے:

بعض اوقات مدرسۃ المدینہ کی بلڈنگ پر واضح مدرسۃ المدینہ کا بورڈ بھی آویزاں نہیں ہوتا جس کی وجہ سے جن لوگوں کا کوئی بچہ مدرسے میں نہیں پڑھتا انہیں یہ معلومات بھی نہیں ہوتیں کہ اِس بلڈنگ میں کیا ہو رہا ہے؟ لہٰذا ناظم صاحب

www.dawateislami.net

مدرسۃ المدینہ کا جو طے شُدہ فلیکس ہے اسی سائز کے مُطابق نمایاں جگہ پر لگائیں اور اگر لگا ہوا ہے مگر اُس کی لکھائی وغیرہ مدھم پڑ گئی یا مِٹ گئی ہو تو دوبارہ سے فلیکس بنوا کر لگائیں۔ اِسی طرح مدرسۃ المدینہ کے سامنے کسی مین جگہ پر لوہے کا بھی طے شُدہ بورڈ لگائیں۔ اگر مدرسۃ المدینہ کی بلڈنگ کسی مین روڈ پر نہیں ہے اندر جا کر کسی روڈ پر ہے تو پھر مین روڈ پر بھی مدرسۃ المدینہ کا الگ سے بورڈ لگایا جائے۔ ضَرورتاً دو تین بورڈ بھی لگائے جاسکتے ہیں، جن کی مدد سے مدرسۃ المدینہ میں پہنچنے والے بغیر کسی پریشانی کے پہنچ جائیں۔ اِسی طرح بچوں کے داخلے کے سیزن میں مجلس مدرسۃ المدینہ کی طرف سے بنائے گئے فلیکس بھی مدرسۃ المدینہ کے اَطراف میں لگائے جائیں تاکہ بھرپور اَنداز میں مدرسۃ المدینہ میں بچوں کا داخلہ آئے اور علاقے کے لوگوں کو پتا ہو کہ حفظ و ناظرہ کے لیے ہمارے علاقے میں فلاں جگہ مدرسۃ المدینہ موجود ہے جہاں ہم نے اپنے بچے یا بچی کو داخل کروانا ہے۔ اِس کے برعکس اگر لوگوں کو پتا ہی نہیں ہو گا کہ یہاں کوئی اِدارہ ہے جو بچوں کو قرآنِ کریم کی تعلیم دیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ اس اِدارے کا رُخ بھی نہیں کریں گے۔

مدراسُ المدینہ میں آنے والوں پر بھرپور اِنفرادی کوشش:

مدارس کا رُخ عموماً وہی لوگ کرتے ہیں جن کو اپنے بچوں کو قرآن پڑھانا ہوتا ہے، اِس کے علاوہ لوگوں کا مدارس کی طرف آنا بہت کم ہوتا ہے۔ اگر ناظم صاحب بااَخلاق اور باکِردار ہوں تو ایک مَرتبہ اپنے مقصد کے لیے آنے والا بار بار آتا رہتا ہے اور اُس دِینی اِدارے کی اَہمیت اُس کے دِل میں بیٹھ جاتی ہے۔ مثلاً بچے کا سرپرست

www.dawateislami.net

اپنے بچے کو ناظرہ قرآنِ پاک پڑھانے کے لیے شارٹ ٹائم 2 تا 4 کے مدرسۃ المدینہ میں داخل کروانے کے لیے آیا، ناظم صاحب نے اُس سرپرست کا پُرتپاک اَنداز میں اِستقبال کیا۔ اچھے اَنداز میں مدرسۃ المدینہ کے طریقۂ کار کو سمجھانے کے ساتھ ساتھ اُس پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے اُسے بھی عشا کی نماز کے بعد لگنے والے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنے کی تَرغیب اِس اَنداز سے دِلائی کہ وہ نہ صرف خود مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنے کے لیے تیار ہو گیا بلکہ اپنے دِیگر بڑے بیٹوں کو بھی اسلامی بھائیوں کے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنے کے لیے تیار کرنے کی نیت کی۔ یوں ہی ناظم صاحب کا دِن بھر میں آنے والے سرپرست، اہلِ محلہ اور شخصیات وغیرہ سے ڈیلنگ اور ملاقات کا اَنداز نہایت پُرکشش اور بااَخلاق ہو گا تو اِس ملاقات کا اثر ایسا ہو گا کہ تمام سرپرست، اہلِ محلہ اور شخصیات وغیرہ کو جب بھی دِینی مُعاملے میں کوئی مسئلہ دَرپیش ہو گا تو وہ مدرسۃ المدینہ کی طرف رُخ کریں گے۔

مدرسۃ المدینہ اِسلامک سینٹر (مَرجع خلائق) کیسے بنے؟

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اِنتظام کئی ایسے مدارس ہیں جن کی کارکردگی اِس حوالے سے بہت نمایاں ہے۔ مثلاً محلے میں اگر کوئی فوت ہو جائے تو نمازِ جنازہ کے لیے وہاں کے لوگ مدرسۃ المدینہ میں رابطہ کرتے ہیں، اگر کسی کو نکاح پڑھانا ہوتا ہے تو مدرسۃ المدینہ میں رابطہ کرتے ہیں۔ کسی نے کاروبار کرنا ہے تو وہ مدرسۃ المدینہ میں آکر پوچھ رہا ہوتا ہے۔ اِسی طرح کسی کے ہاں بچے کی وِلادت ہوتی ہے تو بچے کے کان میں اذان دینے اور نام رکھنے کے لیے بھی محلے والے مدرسۃ المدینہ کا ہی رُخ کرتے

www.dawateislami.net

ہیں۔ بچہ بیمار ہے تو تعویذ کے لیے بھی لوگ مدرسۃ المدینہ میں آجاتے ہیں۔ اِسی طرح مَیِّت ہونے کی صورت میں غسل اور کفن کے لیے بھی کئی لوگ مدرسۃ المدینہ میں ہی رابطہ کرتے ہیں۔ اِس علاقے کے لوگوں کو معلوم ہوتا ہے کہ اِس مدرسے میں ہمارے تمام اِسلامی مُعاملات اور رُسُومات کا حل مل جائے گا۔ جب کسی ایک فرد کا مسئلہ حل ہوتا ہے تو وہ دوسرے کو بتاتا ہے اور دوسرا تیسرے کو بتاتا ہے تو یوں پورے علاقے میں سب کو پتا لگ جاتا ہے کہ ہماری ہر قسم کی دِینی ضَروریات اِسی اِدارے سے پوری ہوں گی۔ اِن تمام اُمور میں نمایاں کِردار ناظم صاحب کا ہی ہوتا ہے۔

اِدارے کی تزئین و آرائش اور مینٹیننس:

عصرِ حاضر کے مُطابق کئی ایسے اِدارے ہیں جنہیں بہت اچھے طریقے سے تعمیر کیا گیا ہے۔ کئی ناظمین بلڈنگ کی ظاہری کیفیت کو بہت اچھے طریقے سے مینٹین رکھتے ہیں۔ آئے دِن اِدارے میں کچھ نہ کچھ ترقیاتی کام ہوتا رہتا ہے، کبھی نئی تعمیرات ہو رہی ہوتی ہیں تو کبھی پینٹ ہو رہا ہوتا ہے اور کبھی پھولوں کی کیاریاں سج رہی ہوتی ہیں تو کبھی پانی کے فلٹر پلانٹ کا کام ہو رہا ہوتا ہے تو کبھی مدرسۃ المدینہ کی توسیع کے لیے ساتھ والی بلڈنگ خرید کر مدرسے میں شامل کرنے کی بات چیت ہو رہی ہوتی ہے۔ کبھی صفائی کے نئے اَنداز اپنائے جا رہے ہوتے ہیں تو کبھی خوشبو سلگانے کا اِنتظام ہو رہا ہوتا ہے، اَلغرض ناظم صاحب ہر آنے والے دِن آگے بڑھنے کی نہ صرف پلاننگ کرتے ہیں بلکہ اس کے لیے عملی اِقدامات کرتے بھی نظر آتے ہیں۔ یہاں تک کہ لوگوں میں بھی یہ بات مشہور ہو جاتی ہے کہ یہ ناظم صاحب جب سے اِس مدرسۃ المدینہ میں آئے ہیں

www.dawateislami.net

تب سے یہ مدرسۃ المدینہ ترقی کی منازل طے کرتا چلا جارہا ہے۔

اِس کے برعکس بعض ناظمین ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب ان کی تقرری ہوئی تھی اُس وقت بلڈنگ کی جو کیفیت تھی 10 سال بعد بھی اُس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ بعض اوقات تو بلڈنگ کی حالت بہت خستہ حال ہوتی ہے، جگہ جگہ سے پینٹ اُترا ہوا ہوتا ہے، کئی جگہوں سے بلڈنگ کا پلستر بھی اُتر رہا ہوتا ہے، باتھ روم اور وُضو خانے کے نل لیک ہو رہے ہوتے ہیں اور بعض نل خراب ہونے کی وجہ سے کسی چیز سے باندھے دِکھائی دیتے ہیں۔ بلڈنگ کی کیفیت دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ شاید یہاں کے نظام کو دیکھنے والا کوئی نہیں ہے حالانکہ وہاں باقاعدہ ناظم صاحب موجود ہوتے ہیں۔ اِحساسِ ذِمّہ داری نہ ہونے کی وجہ سے بلڈنگ کی کیفیت دیکھ کر کوئی متأثر تو کیا ہوگا اُلٹا لوگوں کے بدظن ہونے کا اندیشہ رہتا ہے کیونکہ مینٹیننس کی شدید حاجت کے باوجود اس طرف کوئی توجہ نہیں ہوتی۔ ناظم صاحب کی ذِمّہ داریوں میں سے ایک اَہم ترین ذِمّہ داری یہ بھی ہے کہ اِدارے کی ظاہری کیفیت بھی ایسی ہو کہ دیکھنے میں اِدارہ اچھا لگے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ ”جو چیز دِکھتی ہے وہ بِکتی ہے۔“ وہ اِدارے جن میں قرآنِ کریم پڑھایا جاتا ہو وہاں تو خوشبوئیں آنی چاہئیں تاکہ جو بھی اُس اِدارے میں آئے وہ متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ یہ تب ہوگا جب بلڈنگ کی ظاہری کیفیت بھی عصرِ حاضر کے تقاضوں کو دیکھتے ہوئے کم از کم اس علاقے کے لوگوں کے رہن سہن کے مُطابق اچھی کیفیت میں ہو تاکہ وہاں کے لوگوں کا طبعی میلان بھی مدرسۃ المدینہ کی طرف ہو۔

www.dawateislami.net

ایمرجنسی حالات کو کنٹرول کرنے کا طریقہ:

ناظم صاحب کو حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے ایمرجنسی حالات کے لیے بھی تیار رہنا چاہیے اور مدرسۃ المدینہ میں نمایاں جگہ پر ایمرجنسی اِداروں کے نمبرز بھی لکھے ہونے چاہییں۔ مثلاً ایمبولینس نمبر، ایمرجنسی پولیس نمبر اور فائر بریگیڈ نمبر وغیرہ۔ بلڈنگ کی ضَرورت کے مُطابق آگ بجھانے کے آلات بھی نصب ہونے چاہئیں اور اِسٹاف کو اِن کے اِستعمال کا طریقۂ کار بھی آنا چاہیے تاکہ ایمرجنسی کی صورت میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اِسی طرح ہر مدرسۃ المدینہ میں فرسٹ ایڈ باکس بھی ہونا ضَروری ہے تاکہ ایمرجنسی میں کام آسکے۔ اِسی طرح کسی بچے کی بیماری یا طبیعت خراب ہونے کی صورت میں بچے کو ہسپتال پہنچانے کے ساتھ ساتھ فوراً ان کے سرپرست کو بھی فون کرکے اِطلاع کر دیں کہ اِس طرح آپ کے بچے کی طبیعت خراب ہوگئی تھی تو ہم فلاں ہسپتال میں لے گئے ہیں اور آپ کو اِطلاع کر رہے ہیں۔ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ فوراً سرپرست کو اِطلاع کر دیں کہ آپ کے بچے کی طبیعت خراب ہے آپ کی اِجازت ہو تو ہم اسے ہسپتال لے جائیں۔ اگر وہ اِجازت دیتے ہیں تو ان کو ہسپتال لے جائیں۔ بچے کے گھر میں رابطہ نہ ہونے کی صورت میں فوراً بچے کو ہسپتال لے جائیں۔ اِسی طرح بچے کو مدرسہ میں گِرنے یا کسی بھی وجہ سے چوٹ وغیرہ لگنے کی صورت میں فوراً ہسپتال پہنچایا جائے۔

مدرسۃُ المدینہ میں دَرپیش مَسائل اور اُن کا حل

مدارسُ المدینہ میں جو مَسائل آتے ہیں وہ عام طور پر تین قِسم کے ہوتے ہیں:

www.dawateislami.net

(1) بچوں کی طرف سے آنے والے مَسائل (2) سرپرست کی طرف سے آنے والے مَسائل (3) اِسٹاف کی طرف سے آنے والے مَسائل۔

(1) بچوں کی طرف سے آنے والے مَسائل:

دِن بھر ایک ہی جگہ رہنے کی وجہ سے بچوں کے مَسائل عموماً کچھ اِس طرح کے ہوتے ہیں مثلاً اِس بچے نے مجھے یوں کہہ دیا، اُس بچے نے مجھے دَھکا دے دیا یا فلاں بچے نے مجھے مارا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اِس نوعیت کے مَسائل میں ناظم صاحب کو چاہیے کہ فریقین کی پوری بات توجہ سے سُن کر تفہیم کر کے بچوں کی صلح کروا کر بھیج دیں۔ جس نے شکایت کی ہے اُس کی پوری بات توجہ سے سُن لی جائے اور مسئلہ حل کر دیا جائے اور شکایت کرنے والے بچے کو بھی اچھے اَنداز سے سمجھا دیا جائے۔ بعض بچے شرارتی قسم کے ہوتے ہیں اُن کی تفہیم کرنے کے ساتھ ساتھ اُن کے سرپرست کو بھی اِعتماد میں لیا جا سکتا ہے کہ اِس طرح آپ کے بچے کی شکایت آئی تھی تو میں نے سمجھا دیا ہے آپ بھی اسے سمجھا دیجیے۔ اِس کا فائدہ یہ ہو گا کہ اگر کوئی بڑا مسئلہ ہو گیا تو والدین اِعتراض نہیں کریں گے کہ اگر ہمارا بچہ زیادہ شرارتی ہے یا آپ کے مدرسے کا ماحول خراب کر رہا ہے تو آپ نے ہمیں اِطلاع کیوں نہ دی کہ ہم خود اسے سمجھاتے۔

(2) سرپرست کی طرف سے آنے والے مَسائل:

سرپرست کی طرف سے آنے والے مَسائل کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ بعض اپنے بچوں کی شکایت کر رہے ہوتے ہیں، بعض دِیگر بچوں کی شکایت کرتے ہیں کہ فلاں بچے نے میرے بچے کے ساتھ بدتمیزی کی ہے اور بعض مدرسین کی بھی شکایت

www.dawateislami.net

کرتے ہیں۔ اگر سرپرست کے مَسائل پر توجہ نہ دی جائے تو بعض اوقات وہ مدرسے سے بدظن ہو کر اپنے بچوں کو مدرسے سے ہٹا لیتے ہیں۔ ناظم صاحب کو چاہئے کہ ہر ایک سرپرست کو اَہمیت دیں۔ کوئی بھی سرپرست کسی بھی طرح کی شکایت کرے تو فوری طور پر اُس کا اِزالہ کر کے سرپرست کو رپلائی دیں کہ آپ کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔

(3) اِسٹاف کی طرف سے آنے والے مَسائل:

مدرسین کی طرف سے آنے والے مَسائل عام طور پر بچوں کے ہی ہوتے ہیں۔ جب بھی کوئی مدرس کسی بچے کی تعلیمی یا اَخلاقی مَسائل کی طرف توجہ دِلائے تو ناظم صاحب فوراً اس کا نوٹس لیتے ہوئے اسے حل کر دیں۔ مَسائل کے حل میں تاخیر کرنے کے سبب بعض اوقات مدرس کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ عام طور پر مدرس بچوں کی تعلیمی یا اَخلاقی کمزوری دور کرنے کے لئے ناظم صاحب کا سہارا لیتا ہے۔ اگر ناظم صاحب بھی اِس طرف توجہ نہیں کریں گے یا کَمَا حَقُّہ ان مَسائل کو حل نہیں کریں گے تو مَسائل مزید بڑھ سکتے ہیں۔ ناظم صاحب اَحسن اَنداز میں مَسائل کا بَروقت حل کریں۔ بچوں کے مَسائل پر سِوائے ایمرجنسی مَسائل کے بار بار سرپرست کو نہ بلایا جائے، ضَرورتاً فون پر سرپرست سے بات کر لی جائے۔ بار بار سرپرست کو اِدارے میں بلانے سے سرپرست کے بدظن ہونے کا اَندیشہ ہوتا ہے۔ ظاہر ہے ہر ایک اپنے کاروبار یا ملازمت سے چھٹی کر کے نہیں آسکتا۔

ناظم فریقین میں حکمتِ عملی سے صلح کروادے:

ایک ہی جگہ رہنے کی وجہ سے بعض اوقات اِسٹاف میں سے کسی کا آپس میں

www.dawateislami.net

اِختلاف بھی ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ناظم صاحب کو چاہیے کہ فریقین کی الگ الگ بات سُن کر فیصلہ کریں اور حکمتِ عملی سے دونوں میں صلح کروا دیں۔ اگر نزع کی صورت ہو تو ناظمِ اعلیٰ کے ذَریعے مسئلہ حل کرائیں، اگر پھر بھی مسئلہ حل نہ ہوتا ہو یا فریقین مطمئن نہ ہوں تو ناظمِ اعلیٰ کے ذَریعے اِفتاء مکتب کے ذَریعے مسئلہ حل کرائیں۔ کسی ایک مدرس کی طرف سے فریق ہرگز نہ بنیں وگرنہ اِدارے کا ماحول خراب ہو سکتا ہے۔ مثلاً دو مدرسین کا کسی وجہ سے اِختلاف ہو گیا، ان میں سے ایک کا تعلیمی رزلٹ بہت اچھا ہے اور خود کفالت کی کارکردگی بھی اچھی ہے یا دِیگر کارکردگیاں اچھی ہیں جبکہ اس کے مقابلے میں دوسرے مدرس کی تعلیمی کیفیت اور خود کفالت کی کارکردگی اتنی اچھی نہیں تو ایسی صورت میں بھی ناظم صاحب دونوں مدرسین کی خیر خواہی کرتے ہوئے کسی ایک کا فریق نہ بنیں بلکہ سب کے ساتھ یکساں سلوک رکھیں۔ ناظم صاحب کو چاہیے کہ مدرسہ میں مدرسین کا آپس میں گروپ بھی نہ بننے دیں۔ دعوتِ اِسلامی میں کسی کو گروپ بنانے کی اِجازت نہیں کہ اِس سے دِین کا بہت نقصان ہوتا ہے۔

مدرسہ کو خود کفیل کرنے کا طریقہ:

دورِ حاضر میں جس طرح روز بروز مہنگائی بڑھتی جارہی ہے اِسی طرح مدرسۃ المدینہ کے اَخراجات بھی بڑھتے جارہے ہیں۔ اگر ناظم صاحب آمدنی بڑھانے کے مُعاملے میں فَعّال نہیں ہوں گے تو مدرسہ چلانے میں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ مثلاً مدرسین کے مُشاہرہ جات میں تاخیر، یوٹیلٹی بلز کی اَدائیگی میں مشکلات وغیرہ۔

www.dawateislami.net

کلاسز بڑھنے کی صورت میں الگ اَخراجات بڑھ جاتے ہیں۔اِسی طرح رَمَضانُ المبارک میں بونس اور سالانہ اِضافے یہ وہ اَخراجات ہیں جو بڑھنے ہی ہوتے ہیں لہٰذا آمدنی بڑھانے کی طرف ناظم صاحب کی توجہ کا ہونا بہت ضَروری ہے۔ وگرنہ مدرسۃ المدینہ کے تعلیمی مُعاملات میں بھی رکاوٹیں آسکتی ہیں۔کامیاب ناظمین کا ایک وَصف یہ بھی ہے کہ وہ اپنے اَخراجات کو خود کفیل کرنے کے لیے اپنی آمدن کو مسلسل بڑھاتے رہتے ہیں۔اب تو دعوتِ اسلامی نے مدارسُ المدینہ کو خود کفیل کرنے کے لیے ایسے ذَرائع دے دیئے ہیں جن کے ذَریعے ناظم صاحب اپنے مدرسۃ المدینہ کے ماہانہ اَخراجات کو بآسانی پورا کرسکتے ہیں۔

اَخراجات پورے کرنے کے چند ذَرائع کی تفصیل

ڈونیشن سیل/ڈونیشن کاؤنٹر:

ناظم صاحب اپنے مدرسے کے مین گیٹ کے ساتھ ڈونیشن سیل یاڈونیشن کاؤنٹر کا اِنتظام کرکے باقاعدہ 8 گھنٹے کا کسی اسلامی بھائی کا اِجارہ کروائیں یہاں سے بھی باقاعدہ اچھی خاصی آمدن آناشروع ہوجائے گی۔

لوہے کے باکس:

مدرسۃ المدینہ کے مین گیٹ پر لوہے کا طے شُدہ باکس لگائیں، اگر مدرسے کے دو گیٹ ہیں تو دوسرے گیٹ پر بھی نمائیاں جگہ پر لوہے کا باکس لگائیں اور مدرسۃ المدینہ کے آس پاس دکانوں یا اَہم جگہوں پر مزید تین عدد لوہے کے باکس لگوالیں۔یوں پانچ عدد لوہے کے باکس سے بھی آمدن کا سلسلہ شروع ہوجائے گا۔

www.dawateislami.net

مدنی عطیات باکس:

مدرسۃ المدینہ کے ایسے سرپرست جن کی مارکیٹ میں دکانیں ہوں یا فیکٹری اور کارخانے ہوں تو ان کے ریفرنس سے مارکیٹ کی شاپس پر مدنی عطیات باکس رکھوا دیئے جائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ یہاں سے بھی آمدن کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ اگر ناظم صاحب 1000 باکس رکھوانے میں کامیاب ہو جائیں اور ہر مدنی عطیات باکس سے اگر ماہانہ 500 بھی وُصول ہوں تو صرف ان باکسز کے ذَریعے ہی مدرسہ خود کفیل ہو سکتا ہے۔ ان باکسز کو کھولنے کے لیے بھی الگ سے اَجیر رکھے جاتے ہیں۔ ناظم صاحب نے صرف سرپرست کے ایڈریس دینے ہوتے ہیں اور پھر جہاں وصولی کے حوالے سے کمزوری ہو اسے دور کرنا ہوتا ہے۔

خصوصی باکس:

ہر مدرسۃ المدینہ کے اندر کسی نمایاں جگہ پر بڑا پلاسٹک کا ایک عدد خصوصی باکس رکھنا ہوتا ہے۔ اِسی طرح بڑے شاپنگ مالز اور پلازے وغیرہ میں بھی خصوصی باکس رکھوایئے۔ اِس سے بھی آمدن آنا شروع ہو جائے گی۔

گھریلو صَدقہ باکس:

مدرسۃ المدینہ کے ہر بچے کے گھر پر ایک گھریلو صَدقہ باکس بھی رکھوایئے اور پھر بچوں سے ماہانہ رَقم کی وصولی کیجئے اس سے بھی کچھ نہ کچھ چندہ جمع ہو جائے گا۔

مخیر حضرات سے ماہانہ آمدن لگوانا:

ناظم صاحب ہفتے میں دو دِن ہفتہ اور منگل ظہر کے بعد باقاعدہ اِس کا شیڈول بنا کر

www.dawateislami.net

اِنفرادی کوشش کے ذَریعے مختلف شخصیات سے ماہانہ چندہ لگوائیں تو چند دِن میں ہی مدرسۃ المدینہ ماہانہ آمدن کی بنیاد پر خود کفیل ہو جائے گا۔ مدرسۃ المدینہ کو خود کفیل کرنے کے حوالے سے بعض ناظمین کی کارکردگی بہت نمایاں ہے۔ چند ناظمین کی خود کفالت کی کارکردگی پیشِ خدمت ہے:

آج مدرسۃ المدینہ کو خود کفیل کر کے ہی گھر جاؤں گا:

لاہور پنجاب پاکستان مدرسۃ المدینہ کے ایک ناظم صاحب کا بیان ہے کہ ہمارے ہاں مدارسُ المدینہ کے نظام کی بہتری کے لیے ناظمین کا مشورہ ہوا جس کا ایک اَہم نکتہ خود کفالت بھی تھا۔ رُکنِ مجلس مدرسۃ المدینہ نے خود کفالت کے لیے ذہن دیا کہ ہمیں اپنے مدرسۃ المدینہ کو خود کفیل کرنا ہے۔ اگلے ہی دِن ہمارے ناظمِ اعلیٰ کا ہمارے مدرسے کے جائزے کا شیڈول تھا۔ ناظمِ مدرسۃ المدینہ اور متعلقہ ناظمِ اعلیٰ نے رُکنِ مجلس مدرسۃ المدینہ کو فون کیا کہ ہم مدرسۃ المدینہ کی خود کفالت کے لیے شخصیات سے ملاقات کے لیے جارہے ہیں اور ہماری نیت یہ ہے کہ ہم اُس وقت تک آج گھر واپس نہیں جائیں گے جب تک ہمارا مدرسۃ المدینہ خود کفیل نہ ہو جائے۔ تقریباً 2 گھنٹے بعد دوبارہ ناظمِ اعلیٰ کا رُکنِ مجلس مدرسۃ المدینہ کو فون آیا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ناظم صاحب کے ساتھ مل کر چند شخصیات سے ملاقات ہوئی ہے اور ہمارا مدرسۃ المدینہ ماہانہ آمدن کے حوالے سے خود کفیل ہو چکا ہے۔

مسجد اِنتظامیہ نے مدرسۃ المدینہ کے اَخراجات کی حامی بھر لی:

لاہور پنجاب پاکستان مدرسۃ المدینہ کے ایک ناظمِ اعلیٰ کا کہنا ہے کہ میرا ایک

www.dawateislami.net

مدرسۃ المدینہ کے جائزے کا جدول تھا۔ اِسی دَوران میں نے مدرسۃ المدینہ کے ناظم صاحب کے ساتھ مدرسے کی خود کفالت کے لیے باہر مارکیٹ وغیرہ میں جانا تھا۔ اِسی دَوران مدرسۃ المدینہ سے متصل مسجد اِنتظامیہ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے پوچھا کہ آج کس سلسلے میں آنا ہوا؟ میں نے بتایا کہ مدرسۃ المدینہ کے ناظم صاحب کے ساتھ باہر مارکیٹ میں ملاقات وغیرہ کے لیے جانا ہے۔ انہوں نے پوچھا کس لیے جانا ہے؟ ہم نے بتایا کہ مدرسے کے اَخراجات کے لیے شخصیات سے ملاقات کرنی ہے۔ مسجد اِنتظامیہ نے پوچھا کہ مدرسۃ المدینہ کا کتنا خرچ ہے؟ ہم نے بتایا کہ اتنا اتنا خرچ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ ہر ماہ اپنے مدرسۃ المدینہ کے اَخراجات ہم سے لے لیا کریں۔ یوں مختصر سی ملاقات سے مدرسۃ المدینہ خود کفیل ہو گیا۔

مجھے آج پتا چلا کہ آپ کو بھی چندے کی ضَرورت ہوتی ہے!

مدرسۃ المدینہ میں تین ماہ میں ایک بار یا مختلف ایونٹس پر سرپرست اِجتماع کا اِنعقاد ہوتا ہے۔ جس میں مدرسۃ المدینہ کے تمام سرپرستوں کو بلایا جاتا ہے، اس میں اِصلاحی بیان ہوتا ہے، مدرسۃ المدینہ کے بچوں کی تعلیمی اور اَخلاقی کیفیت کے حوالے سے بات ہوتی ہے، آخر میں مدارسُ المدینہ کے اَخراجات کے حوالے سے بھی بات ہوتی ہے۔ اِسی طرح ایک بار مدرسۃ المدینہ اپرمال روڈ لاہور پنجاب میں بھی ایک سرپرست اِجتماع ہوا اور آخر میں رُکنِ مجلس نے دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ اور چند دِیگر شعبہ جات کا مختصر تعارف پیش کیا اور مدارسُ المدینہ کے ماہانہ اور سالانہ اَخراجات بیان کیے۔ اِجتماع کے بعد ایک سرپرست نے رُکنِ مجلس مدرسۃ المدینہ سے

www.dawateislami.net

ملاقات کی اور کہنے لگے کہ مجھے تو آج پتا چلا ہے کہ دعوتِ اسلامی والوں کو بھی چندے کی ضَرورت ہوتی ہے۔

ناظم صاحب کو چاہیے کہ وہ اپنے مدارس کے اَخراجات کے بارے میں وقتاً فوقتاً مدرسۃ المدینہ کے سرپرستوں کو بتاتے رہا کریں تاکہ مخیّر حضرات کے عِلم میں یہ بات بھی ہو کہ جب میں نے زکوٰۃ اور دِیگر Donation کا سلسلہ کرنا ہے تو مدرسۃ المدینہ کو بھی چندہ دینا ہے۔ دِینی اِدارے چندے سے ہی چلتے ہیں لہٰذا ہمیں چندہ کرتے ہوئے شرم و عار محسوس نہیں کرنی چاہیے۔ یاد رَکھیے! چندہ کرنے سے عزت گھٹتی نہیں بلکہ بڑھتی ہے چنانچہ حافظِ ملّت حضرتِ علّامہ مولانا شاہ عبد العزیز مُحدِّث مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا فرمان ہے: اپنی عزت کچھ نہیں، اصل عزت دِین کی ہے، دِین ہی کی جَلالتِ شان سے ہماری شان ہے، وہ عظمت کس کام کی جو دِین کی عظمت کے لیے اِستعمال نہ کی جائے، دِین کے لیے زبان کھولنے اور ہاتھ پھیلانے سے عزت گھٹتی نہیں بلکہ بڑھتی ہے۔[1] ناظم صاحب کو چاہیے کہ اچھی اچھی نیتوں سے خوب خوب چندے کیلئے نہ صرف ماہانہ کوشش کرتے رہیں بلکہ رَجب، شعبان اور رَمَضان میں بھی مدنی عطیات کی بھرپور کوشش کرکے دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران کا بھرپور ساتھ دیں۔

12 دِینی کاموں کا نفاذ کیسے کریں؟

مدارسُ المدینہ کے بچوں اور اِسٹاف میں 12 دِینی کاموں کا نفاذ بڑے اچھے اَنداز میں ہو سکتا ہے۔ اِن میں سے بعض دِینی کام مدرسۃ المدینہ ٹائمنگ میں ہی ہو سکتے ہیں

---

1 ..... ملفوظات حافظ ملت، ص ١٣٦۔

www.dawateislami.net

اور بعض گھروں میں جا کر کرنے ہوتے ہیں۔ ناظم صاحب وقتاً فوقتاً 12 دِینی کاموں کی نہ صرف بچوں کو ترغیب دِلائیں بلکہ جب کلاس جائزہ کریں اس کی کارکردگی بھی لیتے رہیں۔ 12 دِینی کاموں کا دَرج ذیل طریقے سے نفاذ کیجیے:

(1) نمازِ فجر کے لیے جگائیں:

مدارسُ المدینہ کے بچے اپنے سرپرست کے ساتھ اور قاری صاحبان اور ناظم صاحب بھی گھر سے مسجد تک دعوتِ اسلامی کے مخصوص طریقے سے نمازِ فجر کے لیے جگائیں۔ رہائشی مدرسۃ المدینہ میں ناظم صاحب سب قاری صاحبان کو اور قاری صاحبان اپنے کلاس کے بچوں کو اور سب بچے ایک دوسرے کو نمازِ فجر کے لیے جگائیں۔

(2) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ:

مدرسین اور بچے اپنے محلے کی مسجد میں بعد نمازِ فجر تفسیر سننے کے حلقے میں شرکت فرمائیں بلکہ مدرسین خود تفسیر سنانے کے حلقے کی ترکیب بنائیں اور رہائشی مدارس میں تو بعد نمازِ فجر تفسیر سننے کا طے ہے۔

(3) مدنی دَرس:

مدارسُ المدینہ میں ظہر کی نماز کے بعد اِجتماعی یا اِنفرادی طور پر کلاسوں میں مدرس اسلامی بھائی مدنی دَرس کی ترکیب بنائیں۔ اِسی طرح بچے اپنے حلقے کی مسجد میں ہونے والے دَرس میں شرکت کریں اور قاری صاحبان خود مدنی دَرس دیں۔

(4) چوک دَرس:

مدارسُ المدینہ کے تمام بچے اور قاری صاحبان اپنے اپنے گھروں میں دَرس کی

www.dawateislami.net

ترکیب بنائیں اور اس کے ساتھ اپنے ذیلی حلقے کی مسجد کے باہر بچے اپنے سرپرست کے ساتھ شرکت کریں جبکہ قاری صاحبان خود چوک دَرس کا اِہتمام فرمائیں۔ رہائشی مدارسُ المدینہ میں بعد نمازِ عصر بڑے بچے اور قاری صاحبان کا ناظم صاحب جدول بنائیں کہ روزانہ ایک کلاس کے قاری صاحب کی نگرانی میں مدرسے کے قریب چوک میں دَرس دِلوائیں۔

(5) اسلامی بھائیوں کا مدرسۃ المدینہ:

ہر مدرسۃ المدینہ میں فجر، مغرب یا عشا کی نماز کے بعد پڑھانے والے مدرس کی سہولت اور اہلِ محلہ کے پڑھنے والوں کی کیفیت کے مُطابق اہلِ محلہ بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کو قرآنِ کریم پڑھانے کا طے ہے، ناظم صاحب اِس کا نفاذ فرمائیں۔ اِسی طرح جو بچے دور دَراز سے آتے ہیں ناظم صاحب ان بچوں کے سرپرستوں کو اپنے محلے میں لگنے والے اسلامی بھائیوں کے مدرسۃ المدینہ میں پڑھنے کی ترغیب دِلاتے رہیں تاکہ مدرسۃ المدینہ سے نہ صرف بچے مستفید ہوں بلکہ اُن کے سرپرست بھی دُرُست مخارج سے قرآنِ کریم پڑھنے والے بن سکیں۔

(6) علاقائی دورہ:

رہائشی مدارسُ المدینہ میں ہر بدھ کو بعد نمازِ عصر تا مغرب کلاس وائز ناظم صاحب تمام مدرسین کا علاقائی دورے کا شیڈول بنائیں۔ اِسی طرح مدرسۃ المدینہ بوائز کے مدرسین و ناظمین اور اِسٹاف کے دِیگر اسلامی بھائی اپنے اپنے علاقے میں ہونے والے ہفتہ وار علاقائی دورہ میں شرکت فرمائیں بلکہ خود علاقائی دورہ کا اِہتمام فرمائیں۔

www.dawateislami.net

(7)نیک اَعمال کا جائزہ:

روزانہ نمازِ ظہر کے بعد اِجتماعی طور پر 40نیک اَعمال کے جائزے کی ترکیب ہو اور قاری صاحب روزانہ 40نیک کاموں میں سے ایک کام کی مختصر وضاحت بھی کریں۔

(8)یومِ تعطیل اِعتکاف:

ناظم صاحب اپنے مدرسۃ المدینہ کے تمام مدرسین کو ہر ہفتے کے یومِ تعطیل اِعتکاف کی بھرپور تَرغیب دِلائیں اور پیر شریف کو اِس کی کارکردگی بھی لیں۔ اِسی طرح بچوں کو بھی اپنے سرپرست کے ساتھ یومِ تعطیل اِعتکاف میں شرکت کی ترغیب دِلائیں اور پیر شریف کو اِس کی کارکردگی بھی لیں۔ اچھی کارکردگی والے بچوں کی حوصلہ افزائی بھی کریں۔

(9) ہفتہ وار مدنی مذاکرہ:

ناظم صاحب اپنے مدرسۃ المدینہ میں اِجتماعی طور پر مدنی مذاکرے کا اِہتمام فرمائیں ور تمام بچے اپنے اپنے سرپرست کے ساتھ ہر ہفتے اپنے مدرسۃ المدینہ ہی میں مدنی مذاکرے میں شرکت فرمائیں۔ مدرسۃ المدینہ کا تمام اِسٹاف بھی بھرپور اَنداز میں مدرسۃ المدینہ میں ہی مدنی مذاکرے میں شرکت کرے۔ علاقے کے اسلامی بھائی بھی مدرسۃ المدینہ میں ہی شرکت فرمائیں۔ اِس مدنی مذاکرے کا اِنتظام و اِنصرام ناظم صاحب ہی کے ذِمّے ہو گا۔

(10) ہفتہ وار سنتوں بھرا اِجتماع:

ہر جمعرات کو تمام بچے اپنے سرپرست کے ساتھ اپنے یہاں کے مدنی مَرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے سنتوں بھرے اِجتماع میں شرکت فرمائیں بلکہ ہر مدرسۃ المدینہ کا

www.dawateislami.net

ہفتہ وار اِجتماع میں الگ سے حلقہ لگے جس میں مدرسین، بچے اور سرپرست شرکت کریں۔ رہائشی مدارسُ المدینہ کے تمام بچے اور اِسٹاف اپنے قریبی ہفتہ وار اِجتماع میں شرکت کریں اور اِعتکاف بھی کریں۔ جمعہ والے دِن باقاعدہ ناظم صاحب اِس کی کارکردگی دُعائے مدینہ میں بیان کریں اور اچھی کارکردگی والوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(11) ہفتہ وار رِسالہ مُطالعہ:

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے آنے والے ہفتہ وار رِسالے کو باقاعدہ دَرس کی صورت میں بچوں کو پڑھ کر سنایا جائے اور کوشش کریں کہ ہفتہ وار نیا رِسالہ آنے سے پہلے گزشتہ رِسالہ سب بچے اور مدرسین کو دَرس کی صورت میں پڑھ کر سنا دیا جائے یا آڈیو سنا دیا جائے۔ اِسی طرح سرپرست تک بھی رِسالہ پہنچا دیا جائے اور اِس کی کارکردگی لے کر ناظم صاحب ہفتہ وار رِسالہ سوفٹ ویئر میں اِنٹری کر دیں۔

(12) مدنی قافلہ:

ناظم صاحب کی ذِمّہ داریوں میں سے ایک اَہم ذِمّہ داری یہ بھی ہے کہ مدنی قافلے کے شیڈول کے مُطابق تمام اِسٹاف اور بچوں کو ان کے سرپرستوں کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کو یقینی بنائیں۔ ہر ماہ 3 دن، ہر 12 ماہ میں ایک ماہ اور زندگی بھر میں ایک بار یک مُشت 12 ماہ سفر کو یقینی بنائیں۔

اِسی طرح اِسٹاف اور سرپرستوں کو اِصلاحِ اَعمال کورس، فیضانِ نماز کورس وغیرہ کرنے کی تَرغیب اور کوشش جاری رکھیں اور تمام اِسٹاف اور سرپرستوں کو 100 فیصد یہ کورس کروانے کے لیے پُرعزم رہیں۔

کامیابی کے متفرق اُصول

(1) ہر کامیاب شخص کے پاس ایک تکلیف دِہ کہانی ہوتی ہے اور ہر تکلیف دِہ کہانی کا اَنجام کامیابی ہوتی ہے، اِس لیے تکلیف کو بَرداشت کرنے کی عادت ڈالو اور کامیابی کے لیے تیار ہو جاؤ۔

(2) مسلسل ترقی کا ایک ہی راز ہے کہ اپنی کامیابیوں کو ریت پر لکھئے اور ناکامیوں کو پتھروں پر۔

(3) تمہارا دماغ ایک پیراشوٹ کی مانند ہے اسے کھولو گے نہیں تو کبھی اِس کا اِستعمال نہیں کر سکتے۔

(4) دِن کو اِس طرح نہ دیکھو کہ تم نے کیا پایا ہے بلکہ یہ سوچو کہ آج تم نے کیا بویا ہے۔

(5) اپنی سوچ بدلیئے آپ کی دُنیا بدل جائے گی۔

(6) عزت و شہرت قربانی سے ملتی ہے دھوکے سے نہیں۔

(7) صرف ایک شخص ہی تمہیں کامیاب کر سکتا ہے اور وہ تم خود ہو۔

(8) جب تعلیم کا مقصد صرف نوکری کا حصول ہو گا تو مُعاشرے میں صرف نوکر ہی پیدا ہوں گے راہ نما نہیں۔

(9) جو شخص بہانہ بنانے میں اچھا ہو وہ کسی اور کام کا اچھا نہیں ہو سکتا۔

(10) ساری دُنیا کے راہ نماؤں کی راہ نمائی بھی کچھ نہیں کر سکتی اگر آپ کچھ کرنا نہیں چاہتے۔

(11) سچ موجود ہوتا ہے صرف جھوٹ بنائے جاتے ہیں۔

(12) جو وقت سے پہلے بڑا بننے کا خواہش مند ہوتا ہے وہ ذَلیل ہو جاتا ہے۔

(13) 99 فیصد ناکامیاں ان لوگوں کے حصے میں آتی ہیں جنہیں عذر پیش کرنے کی عادت ہوتی ہے۔

(14) لوہا کبھی خراب نہیں ہوتا وہ اپنے ہی زنگ کی وجہ سے بَرباد ہوتا ہے، اِسی طرح کسی اِنسان کو کوئی بھی بَرباد نہیں کر سکتا اسے اس کی سوچ ہی بَرباد کرتی ہے، خود کو اچھا بنانا ہے تو اپنی سوچ کو اچھا بنائیں۔

(15) راہ کی دُشواریاں منزل کے قیمتی ہونے کی نشانیاں ہوتی ہیں۔

(16) اس شخص کو کوئی نہیں بدل سکتا جس شخص کو اپنے اندر کوئی غلطی نظر نہ آتی ہو۔

(17) بڑی منزلوں کے مُسافر چھوٹا دِل نہیں رکھتے۔

www.dawateislami.net

(18) مشہور مقولہ ہے: "اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ اِستقامت کرامت سے بڑھ کر ہے۔" حضرت سیِّدُنا ابو علی جوزجانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اِستقامت اِختیار کرو، کرامت کے طلب گار نہ بنو کیونکہ تمہارا نفس کرامت کی طلب میں متحرک ہے حالانکہ تمہارا رَب تم سے اِستقامت کا مطالبہ فرماتا ہے۔[1]

(19) پست ہمت آدمی کے لیے معمولی سا کام بھی مشکل ہوتا ہے جبکہ باہمت کے لیے بھاری کام بھی آسان ہوتا ہے، جیسی نیت ویسی مُراد۔ مومن کو باہمت ہونا چاہیئے۔ حدیث شریف میں ہے: اللہ پاک بلند ہمتی والے کام کو پسند فرماتا ہے۔[2]

(20) "یہ میرے بس کی بات نہیں" اکثر لوگ یہی سوچ کر اپنی صلاحیتوں کو ضائع کر دیتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے۔

(21) اگر آپ اُڑ نہیں سکتے تو دوڑو، اگر دوڑ نہیں سکتے تو چلو، اگر چل نہیں سکتے تو رینگو پر آگے بڑھتے رہو۔

(22) اپنی سوچ اور ہمت کو دُرُست رکھو کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

(23) دُنیا کہتی ہے کہ وَسائل ہوں تو کام ہوتے ہیں میں کہتا ہوں کہ یقین اور اِرادہ ہو تو کام ہوتے ہیں۔

(24) غلاموں کی کبھی چھٹی نہیں ہوتی چھٹی ملازمین کی ہوتی ہے۔

(25) زندہ اور مُردہ میں فرق ہوتا ہے، زندہ حرکت کرتا ہے۔

(26) اگر زخموں کو جلد بھرنا ہے تو انہیں چھیڑنا بند کر دو۔

(27) آپ کو ذِمّہ داری عذر پیش کرنے کے لیے نہیں دی گئی۔

(28) مواقع ہمیشہ مشکلوں میں ہی چُھپے ہوتے ہیں اور ہم مشکلوں سے ہی جان چھڑا رہے ہوتے ہیں۔

(29) کامیابی کوئی حادثہ نہیں ہوتی بلکہ کامیابی محنت، مستقل مزاجی، سیکھنے، پڑھنے، قربانی دینے

---

1 .....رسالۂ قشیریہ، باب الاستقامۃ، ص ۲۴۰۔

2 .....معجم اوسط، باب من اسمہ ابراھیم، ۲/۱۷۹، حدیث: ۲۹۴۰۔

www.dawateislami.net

اور سب سے بڑھ کر جو کام تم کر رہے ہو اس سے پیار کا نام ہے۔

(30) وقت اور سمجھ ایک ساتھ خوش نصیب لوگوں کو ملتے ہیں ورنہ وقت پر سمجھ نہیں آتی اور سمجھ آنے پر وقت نہیں ہوتا۔

(31) تجارت ہو یا نوکری یا اپنا کوئی کام تین چیزیں اِنسان کو کامیاب کرتی ہیں: (۱) محنت (۲) اِیمانداری (۳) وقت پر کام کرنا۔

(32) کامیابی مسلسل سفر کا نام ہے، اسے اپنی منزل سمجھنے کی بھول نہ کریں۔

(33) رِسک لو یا موقع گنوادو۔

(34) نیچے گرنا ایک حادثہ ہے اور نیچے رہنا ایک مَرَض ہے۔

(35) 99 فیصد لوگ اس ایک فیصد کے ملازم ہوتے ہیں جس نے ہمت نہیں ہاری ہوتی۔

(36) اپنی آواز اونچی مَت کرو اپنی دَلیل کو بہتر کرو۔

(37) ہم اُصول پر چلنے والے کو پسند تو بہت کرتے ہیں لیکن جب اپنی باری آتی ہے تو ہمارے قدم لڑکھڑا جاتے ہیں۔

(38) بارش ہوتی ہے تو خالی گڑھے بارانِ رَحمت سے خود بخود بھر جاتے ہیں جبکہ اونچے ٹیلے خشک رہ جاتے ہیں یونہی اپنے آپ کو خالی رکھو کیونکہ خالی جھولی ہی بھری جاتی ہے۔

(39) مومن کی مثال لہلہاتی کھیتی کی طرح ہے جسے (مَصائب) کی آندھیاں اِدھر اُدھر جھکاتی رہتی ہیں (مگر توڑ نہیں سکتیں۔)[1]

(40) 20 منٹ کسی کتاب کو پڑھنے والا کتاب لکھنے والے کے برسوں کے تجربات سے فائدہ حاصل کر رہا ہوتا ہے۔

(41) مِعیار یہ نہیں کہ آپ کو کتنے لوگ پسند کرتے ہیں، مِعیار یہ ہے کہ آپ کو کس طرح کے لوگ پسند کرتے ہیں۔

---

1 .....بخاری، کتاب المرضٰی، باب ما جاء فی کفارۃ المرض، ۴/۳، حدیث: ۵۶۴۳ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

(42) انگریزی کی کہاوت ہے کہ "آپ گھوڑے کو گھسیٹ کر پانی تک لے جا سکتے ہیں مگر اسے پانی پینے پر مجبور نہیں کر سکتے" اِسی طرح آپ کسی کو کامیابی کا راستہ تو دِکھا سکتے ہیں مگر کامیاب ہونے پر مجبور نہیں کر سکتے۔

(43) پھول یونہی نہیں کِھل جاتے جناب بیج کو دفن ہونا پڑتا ہے۔

(44) کامیاب لوگ اپنے فیصلوں سے دُنیا بدل دیتے ہیں اور کمزور لوگ دُنیا کے ڈر سے اپنے فیصلے بدل دیتے ہیں۔

(45) جو کامیابی آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ آپ کو تبھی ملے گی جب آپ نے سوچنے کے علاوہ اسے حاصل کرنے کی کوشش بھی کی ہو۔

(46) قابلیت اور صَلاحیت کا ہونا بھی کچھ فائدہ نہیں دیتا اگر آپ کے خیالات منفی ہوں۔

(47) جو شخص کوشش کرتا ہے اس کے لیے کوئی چیز مشکل نہیں۔

(48) ممکن کام تو ہر کوئی کر لیتا ہے تمہیں ناممکن کو ممکن بنانا ہے۔

(49) لوگوں کو حق بات بھی وہ پسند ہے جو ان کے حق میں ہو۔

(50) سفر شروع کرتے وقت، سبھی آپ کی مخالفت کریں گے، ہر کوئی اس میں سو سو نقص نکالے گا لیکن جیسے ہی آپ کا سفر کامیاب ہو جاتا ہے، تو سارے آپ کے ساتھ شریکِ سفر بننے کی کوشش کریں گے۔

(51) چھوٹے ذہنوں میں خواہش اور بڑے ذہنوں میں مقاصد ہوا کرتے ہیں۔

(52) جن میں تنہا چلنے کے حوصلے ہوتے ہیں ایک دِن انہیں کے پیچھے قافلے ہوتے ہیں۔

(53) بہترین لوگ بہترین نیت رکھتے ہیں جس کی وجہ سے اللہ پاک ان کے تمام کاموں کو سنوار دیتا ہے اور جس کے کام کو اللہ پاک سنوار دے تو کوئی مخلوق اسے کیسے بگاڑ سکتی ہے۔

(54) اپنی ذاتی و منفرد خداداد صَلاحیتوں کو بَروقت اِستعمال میں نہ لانا اِنسان کی "حال" میں سب سے بڑی ناشکری اور مستقبل میں سب سے بڑا پچھتاوا ہے۔

(55) فاتح کے پاس ہمیشہ منصوبہ ہوتا ہے اور ناکام کے پاس عذر۔

(56) کامیابی کا سفر ہوتا ہی مشکل ہے چڑھائی کہاں آسان ہوتی ہے لیکن بلندی پانے کے لیے چڑھائی کو طے کرنا پڑتا ہے۔

(57) جو شخص کوشش اور عمل میں کوتاہی کرتا ہے پھر پیچھے رہنا اُس کا مقدر ہے۔

(58) خوش ہونا ہے تو تعریف سنیئے اور بہتر ہونا ہے تو تنقید سنیئے۔

(59) منزلیں بہادروں کا اِستقبال کرتی ہیں، بزدلوں کو تو راستے کا خوف ہی مار دیتا ہے۔

(60) جب تک آپ محنت کا دَرخت نہیں اُگاتے اسے مضبوط گھنا اور توانا نہیں کرتے تب تک مقدر کا پرندہ اس دَرخت پر نہیں بیٹھتا۔

(61) چھوٹی چھوٹی باتوں پر طوفان مچانے والا اپنا وقار کھو بیٹھتا ہے۔

(62) اہل اور مخلص لوگوں کے ساتھ مشاورت کیا کریں آپ کے آئیڈیاز نکھریں گے اور آپ کو قوت بھی ملے گی۔

(63) جو تکلیف بَرداشت کرتا ہے وہی خزانے حاصل کرتا ہے، جو مسلسل کوشش کیے جاتا ہے وہ اپنے اصل مقصد کے حصول میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

(64) مشکل دَستک دے تو خوف زدہ نہ ہوں آگے بڑھ کر دَروازہ کھول دیں کیونکہ کامیابی ہمیشہ مشکل کا بھیس بدل کر آتی ہے۔

(65) سچائی اور اچھائی کی تلاش میں پوری دُنیا گھوم لیں اگر وہ آپ میں نہیں تو کہیں بھی نہیں۔

(66) "ڈر" ناکامی سے جُڑا ہوا ہے جبکہ "ہمت" کامیابی سے۔

(67) جس کنویں سے لوگ پانی پیتے رہیں وہ کبھی نہیں سوکھتا، لوگ پانی پینا چھوڑ دیں تو کنواں سوکھ جاتا ہے۔

(68) اکثر حالات میں ناکامی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ آدمی فوراً کامیابی چاہتا ہے۔



www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1
اِدارے کی کامیابی کا اِنحصار	1
منتظمین کے پیشِ نظر رہنے والے چند اُمُور	2
پہلے کے اور اب کے زمانے میں فرق	3
ناظم محبت بھرے اَنداز میں پیش آئے	4
پہلے دِن کی بات اور ملاقات یاد رہتی ہے	5
قرآنِ پاک پڑھنے اور اسے یاد کرنے کی فضیلت	8
مدرسۃ المدینہ میں آنے والے بچوں کا دِل کیسے لگے؟	9
ایک ہی گلی سے 11 بچے مدرسۃ المدینہ میں داخل ہوگئے	10
ایک ہی گھر میں پانچ حافظِ قرآن	11
مدرسۃُ المدینہ میں پڑھی جانے والی دُعائے مدینہ (اسمبلی)	13
تلاوتِ قرآنِ پاک	13
مُناجات (حفظ و ناظرہ کے بچوں / بچیوں کے لیے)	13
بارگاہِ رِسالت میں اِستغاثہ	14
صلوٰۃ و سلام	14
اِختتامی دُعا	14
نعرے	15
مدارسُ المدینہ کی بڑھتی ہوئی تعداد میں دُعائے مدینہ کا کِردار	15
دُعائے مدینہ میں بچوں کی مختلف عنوانات پر تربیت	16
ناظم صاحب مدرسین کو تمام سرگرمیوں میں شامل رکھیں	18

عنوان	صفحہ
اِدارے کی تعلیم کو بہتر کرنے میں ناظم صاحب کا کِردار	19
ناظم کلاس جائزہ کے ذَریعے تعلیم کیسے بہتر کرے؟	20
مخارج کی دُرستی میں ناظم کا کِردار	21
ناظم صاحب مدرسۃ المدینہ کی تعلیمی کمزوری کیسے دور کریں؟	21
بچوں کی خود اِعتمادی کیسے بڑھائیں؟	22
مدرسۃ المدینہ کے ہر ایک بچے کو عزت دیجئے	24
دِینی طلبا کی عزت و عظمت پر تین اَحادیثِ مُبارکہ	24
مدرسۃ المدینہ کا ناظم بطورِ مدرس	25
مدرسۃ المدینہ کا ناظم بطورِ خیر خواہ	26
ناظم کو شخصیت ساز ہونا چاہیے	27
حافظِ ملّت شخصیت ساز تھے	28
ہر بچہ مبلغ کیسے بنے؟	29
مدرسۃ المدینہ کی پہلی شاخ کب اور کہاں بنی؟	30
مدارسُ المدینہ اور اِن میں پڑھنے والے طلبا و طالبات کی تعداد	31
سالانہ حفاظ اِجتماع کا اِنعقاد	32
دَرسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ دِلوانا	33
اِدارے کی ترقی میں ناظم صاحب کا کِردار	33
مدرسۃ المدینہ کا بورڈ آویزاں ہونا چاہیے	34
مدراسُ المدینہ میں آنے والوں پر بھرپور اِنفرادی کوشش	35
مدرسۃ المدینہ اِسلامک سینٹر (مَرجع خلائق) کیسے بنے؟	36
اِدارے کی تزئین و آرائش اور مینٹیننس	37
ایمرجنسی حالات کو کنٹرول کرنے کا طریقہ	39

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
مدرسۃُ المدینہ میں دَرپیش مَسائل اور اُن کا حل	39
(1) بچوں کی طرف سے آنے والے مَسائل	40
(2) سرپرست کی طرف سے آنے والے مَسائل	40
(3) اِسٹاف کی طرف سے آنے والے مَسائل	41
ناظم فریقین میں حکمتِ عملی سے صلح کروادے	41
مدرسہ کو خود کفیل کرنے کا طریقہ	42
اَخراجات پورے کرنے کے چند ذَرائع کی تفصیل	43
ڈونیشن سیل / ڈونیشن کاؤنٹر	43
لوہے کے باکس	43
مدنی عطیات باکس	44
خصوصی باکس	44
گھریلو صَدقہ باکس	44
مخیر حضرات سے ماہانہ آمدن لگوانا	44
آج مدرسۃ المدینہ کو خود کفیل کر کے ہی گھر جاؤں گا	45
مسجد اِنتظامیہ نے مدرسۃ المدینہ کے اَخراجات کی حامی بھر لی	45
مجھے آج پتا چلا کہ آپ کو بھی چندے کی ضَرورت ہوتی ہے!	46
12 **دِینی کاموں کا نفاذ کیسے کریں؟**	47
(1) نمازِ فجر کے لیے جگائیں	48
(2) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ	48
(3) مدنی دَرس	48
(4) چوک دَرس	48
(5) اسلامی بھائیوں کا مدرسۃ المدینہ	49
(6) علاقائی دورہ	49

عنوان	صفحہ
(7)نیک اَعمال کا جائزہ	50
(8)یومِ تعطیل اِعتکاف	50
(9)ہفتہ وار مدنی مذاکرہ	50
(10)ہفتہ وار سنتوں بھرا اِجتماع	50
(11)ہفتہ وار رِسالہ مُطالعہ	51
(12)مدنی قافلہ	51
کامیابی کے متفرق اُصول	52

ماخذ ومَراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
بخاری	امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ابن ماجه	امام ابوعبدُ اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ابو داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
دارمی	حافظ عبدُ اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی، متوفی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی بیروت
معجم اوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث بیروت ۱۴۲۲ھ
مسند الفردوس	شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
رسالہ قشیریۃ	امام ابو القاسم عبد الکریم ہوازن قشیری، متوفی ۴۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
حیات حافظ ملت	علامہ بدر القادری، متوفی ۱۴۴۳ھ	المجمع الاسلامی مبارکپور اعظم گڑھ
ملفوظاتِ حافظِ ملت	مولانا اختر حسین فیضی مصباحی	المجمع الاسلامی محمد آباد گوہنہ، مئو
حافظِ ملت نمبر	ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور، حافظ ملت نمبر	بخشی بازار الہ آباد

www.dawateislami.net

اونچے جنتی محلات

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ کونین، شہنشاہِ دارین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے معراج کی رات جنت میں اونچے محلات دیکھے تو پوچھا: اے جبریل! یہ کس کے لئے ہیں؟ عرض کی: اُن کے لئے ہیں جو غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرتے ہیں۔

(مسند الفردوس، 1/405، حدیث: 3011)

978-969-722-328-2
01013350

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net